ماہنامہ
انٹرنیشنل

نوائے صوفیہ

اسلام آباد

شمارہ نمبر ۵۶ قیمت بارہ روپے مارچ ۲۰۰۰ء

ہے مگر اس نقش کو عیشِ بقائے دوام
جس کو کیا ہو کسی مردِ خدا نے تمام



جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ امباڑی ضلع ڈیرہ دون بھارت

مدرسہ صوفیہ نوربخشیہ امباڑی ڈیرہ دون کے ساتھ۔

تعاون کی اپیل



مدرسہ صوفیہ نوربخشیہ ڈیرہ دون ہندوستان میں بسنے والے تمام اہل صوفیہ نوربخشیہ کے دیرینہ خوابوں کی تعبیر ہے۔ بحمد اللہ مخلص دینی بھائیوں اور کارکنوں کے جہد مسلسل اور جذبہ ایمانی سے سرشار اہل صوفیہ نوربخشیہ کے جانی ومالی تعاون کی بدولت امباڑی ضلع ڈیرہ دون میں ۲۱ مارچ ۱۹۹۹ء سے درس وتدریس کا آغاز ہو چکا ہے۔ اس مدرسہ میں ۱۰۰ سے زائد طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں جن میں علاقہ لداخ اور نوبرا سے تعلق رکھنے والے ۲۵ اقامتی طلباء بھی شامل ہیں۔ مدرسہ تمام اقامتی طلباء کی تعلیم وتربیت، خوراک، پوشاک اور رہائش کا مفت بندوبست کرتا ہے۔ اس کے علاوہ مدرسہ کی شایان شان عمارت کی تعمیر کا کام بھی زور شور سے جاری ہے۔ لہذا تمام اہل صوفیہ نوربخشیہ سے خواہ وہ دنیا کے کسی بھی حصے میں مقیم ہوں اپیل کی جاتی ہے کہ وہ اپنے صدقات، فطرہ وزکوۃ و چندہ جات سے تعاون فرما کر ہماری حوصلہ افزائی فرمائیں۔ تاکہ مستقبل میں یہ درسگاہ مسلک صوفیہ نوربخشیہ اور دین اسلام کا مضبوط نظریاتی قلعہ ثابت ہو۔

تعاون کے طالب:

۱۔ انجمن صوفیہ نوربخشیہ ویلفیر آرگنائزیشن امباڑی ڈیرہ دون

۲۔ انجمن صوفیہ نوربخشیہ ویلفیر آرگنائزیشن پرتاپور نوبرا

اس ضمن میں ادارہ نوائے صوفیہ پاکستان سے چندہ دینے والے حضرات سے گزارش کرتا ہے کہ چونکہ پاکستان سے براہ راست ہندوستان رقم بھیجنے کا کوئی انتظام نہیں ہے اس لئے چندہ جات کی رقم نوائے صوفیہ کے درج ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں۔ جمع شدہ رقم کو نمائندہ نوائے صوفیہ سعودی عرب حاجی غلام نبی شاہین صاحب کے اکاؤنٹ میں جمع کیا جائے گا اور وہاں سے مذکورہ مدرسہ کو بالواسطہ ترسیل ہو گی۔

پتہ

G.H. MAROOFI FLAT NO. 14/7

CAT IV SECTOR I-8/1 ISLAMABAD

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احیائے تصوف کا علمبردار اور اتحاد بین المسلمین کا نقیب

ماہنامہ نوائے صوفیہ انٹرنیشنل

شمارہ نمبر ۵۶ قیمت بارہ روپے مارچ ۲۰۰۰ء

بانی : ڈاکٹر غازی محمد نعیم ، مدیر : علامہ محمد بشیر ، آرٹ ڈیزائننگ : جی ایچ معروفی

نوائے صوفیہ میں چھپنے والے تمام مضامین اور خبروں کی ذمہ داری مضمون نگار اور نامہ نگار حضرات پر عائد ہوتی ہے

خط و کتابت کا پتہ : A-358 سیکٹر نمبر G-6/1-1 اسلام آباد پاکستان

فہرست مضامین

فقہ

مجموعۂ شریعتِ محمدیہؐ

ابوالعرفان علامہ محمد بشیر

ولا خفاء انها من عظام الارکان فلو کان الصحیح القادر فی سعة الوقت ترکها او ترک بعضها عمدًا بطلت صلوٰته ولو ترک بعضها جهلاً لم تبطل صلوٰته الناقصة

ترجمہ :

یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے کہ قراءت بڑے بڑے ارکان نماز میں سے ایک رکن ہے۔ اگر تندرست اور قراءت پر قدرت رکھنے والا کوئی شخص وقت کی فراخی کی صورت میں جان بوجھ کر قراءت کو چھوڑ دے یا قراءت کے کچھ حصے کو چھوڑ دے تو اس کی نماز باطل ٹھہرے گی۔ اگر قراءت کو نادانی کی بنا پر چھوڑ دے تو اس کی نماز باطل نہیں ہو گی۔

وضاحت :

قراءتِ نماز کے بیان کا سلسلہ جاری ہے۔ مذکورہ عبارتوں میں قراءت کے بارے میں بعض امور ذیل کی نشاندھی کی گئی ہے۔

۱۔ مرجۂ قراءت

۲۔ تندرست و توانا نماز گزار

۳۔ سبب بطلان نماز

۴۔ سبب نقصان نماز

تفصیلِ وضاحت :

۱۔ "مرجۂ قراءت" کا مطلب قراءتِ نماز کی اصلی حیثیت کو اجاگر کرنا ہے۔ چنانچہ نہایت وضاحت کے ساتھ یہ بات معلوم ہو گئی کہ قراءت کا شمار نماز کے بڑے بڑے ارکان میں ہوتا ہے۔ گویا نماز کی عمارت قراءت کے مضبوط ستونوں پر قائم ہے۔

۲۔ "تندرست و توانا نماز گزار" کا مطلب اس مقام پر وہ فرد بشر ہے جو جسمانی طور پر بالکل بے عیب ہو۔ وہ قراءت کی ترتیل اور حدر پر مکمل قدرت رکھتا ہو اور کسی قسم کی رکاوٹ کا اسے سامنا نہ ہو۔

۳۔ "سبب بطلان نماز" سے نماز گزار کے اس اقدام کا تذکرہ مطلوب ہے جس سے اس کی پڑھی گئی نماز کالعدم ٹھہرتی ہے۔ چنانچہ اگر کوئی تندرست و توانا نماز گزار مذکور وقت نماز کی فراخی کے باوجود جانتے بوجھے طور پر ترک قراءت کر بیٹھے تو دونوں صورتوں میں اس کی پڑھی گئی نماز رایگان جائے گی اور وہ ادائیگی نماز سے شرعاً سبکدوش نماز گزار قرار نہیں پائے گا۔ یعنی بالفاظ دیگر اس کی نماز باطل ٹھہرے گی۔

۴۔ "سبب نقصان نماز" سے نماز گزار کے اس اقدام کا تذکرہ مقصود ہے جس سے اس کی پڑھی گئی نماز کالعدم نہیں بلکہ ناقص ٹھہرتی ہے۔ (باقی صفحہ ۲۸ پر)

احوالِ صوفیاء (سلسلۃ الذہب)

احوال و آثار شاہ قاسم فیض بخشؒ

غلام حسن نوربخش ایم اے

فیض بخشؒ کی سجادہ نشینی:

میر سید محمد نوربخشؒ نے ۸۶۹ھ میں وفات پائی ۔ اس وقت آپ کے دو بیٹے شاہ قاسم فیض بخش اور سید جعفر نوربخش زندہ تھے جبکہ تیسرا بیٹا میر سعد الحق نوربخش کی زندگی میں ہی وفات پا چکے تھے ۔ میر سید محمد نوربخشؒ نے اپنے بعض نامور مریدوں کو خط ارشاد دے کر مختلف علاقوں میں ارشاد خلق کے لئے روانہ کر دیا تھا اور بہت سے نامور مریدین آپ کے ساتھ مقیم تھے ۔ غالباً وفات کے وقت انہوں نے کسی کو اپنا خلیفہ یا جانشین نامزد کرنا مناسب نہ جانا چنانچہ انہوں نے کسی کو اپنا خصوصی خلیفہ یا جانشین مقرر نہیں کیا تھا۔

میر سید محمد نوربخشؒ کی رحلت کے بعد نوربخشؒ کے خلفاء اور دیگر یارانِ طریقت نے شاہ قاسم فیض بخشؒ کے پاس آکر استدعا کی کہ وہ اپنے والد بزرگوار کے جانشین بن جائیں اور سالکان راہ اور طالبان حق کی تعلیم و تربیت فرمائیں لیکن آپ نے یہ کہہ کر انکار کیا کہ ہمدان سے شیخ محمد الوندی المعروف پیر ہمدان کو بلا لائیں کیونکہ میرے والد کے ہاں سب سے زیادہ محبوب اور راہِ طریقت میں ہم سب سے آگے وہی ہیں ۔ انہیں خلیفہ بنائیں ۔ اگر وہ انکار کریں تو دوسرے نمبر پر خلیل اللہ بغلانی ہیں انہیں خلیفہ بنائیں۔

پیر ہمدان سولغان پہنچ جاتے ہیں تو تمام ارادت مندوں کی موجودگی میں شاہ قاسم فیض بخشؒ انہیں سب کا پیشوا نامزد کر دیتے ہیں لیکن وہ یہ کہہ کر انکار کرتے ہیں کہ میری نظر میں جو مقام و مرتبہ آپ کا ہے وہ ہم سب سے بلند و ارفع ہے ۔ آپ کی موجودگی میں میری کیا بساط ہے ؟ لہذا ہماری پیشوائی اور سرداری آپ ہی کے لئے زیبا ہے ۔ یہ کہہ کر انہوں نے خود شاہ قاسم کے ہاتھ پر بیعت کی اور وہاں موجود تمام عقیدت مندوں نے بھی آپ کے ہاتھ پر بیعت کی ۔ اس طرح شاہ قاسم فیض بخش میر سید محمد نوربخشؒ کے متفقہ خلیفہ اور جانشین نامزد ہوئے اور تمام سالکین ، درویشوں ، مریدین اور مخلصین کی ہدایت و ارشاد فرمانے لگے ۔ (تحفۃ الاحباب ص ۹۴)

فیض بخشؒ خراسان میں:

سید قاسم فیض بخشؒ کے زمانے میں ایران و افغانستان پر کئی بادشاہوں کی حکومت تھی ۔ رے (موجودہ تہران) ہمدان ، گیلان وغیرہ پر مشتمل علاقہ عراق عجم یا صرف عراق کہلاتا تھا ۔ اس ملک پر سلطان یعقوب مرزا مغل کی حکومت تھی ۔ جبکہ خراسان ، ہرات اور کابل وغیرہ پر مشتمل علاقہ خراسان کہلاتا تھا جس کا دارالحکومت ہرات تھا ۔ اس ملک کا بادشاہ سلطان حسین بایقراء تھا ۔ سلطان حسین مرزا سلسلۂ نوربخشیہ سے بہت

زیادہ متاثر تھا ان کے زمانے میں خراسان میں سید محمد نور بخش" کے ارادت مندوں کی ایک بڑی تعداد موجود تھی ۔ ان کی زبانی جب شاہ قاسم فیض بخش کے مقام و مرتبے اور قابلیت و استعداد کے بارے میں سنا تو وہ ان سے ملنے کا خواہشمند ہوا چنانچہ تحفہ و ہدایا کے ساتھ انہیں متعدد خطوط بھی لکھے اور ہرات آنے کی درخواست کی۔

(تحفۃ الاحباب ص ۱۰۹)

سلطان حسین ایک مہلک مرض میں مبتلا تھا۔ ہر طرح کے علاج و معالجے سے تندرست نہیں ہو سکا جب بادشاہ نے شاہ قاسم فیض بخش" کی طبابت میں مہارت کے بارے میں سنا تو سلطان یعقوب والیٔ عراق کے پاس ایلچی روانہ کیا اور یہ کہلا بھیجا کہ سید قاسم شاہ کو ہرات بھیج دیں تو بطور امتنان و تشکر سمنان آپ کو دے دوں گا۔ سلطان یعقوب نے فیض بخش" سے مشورے کے بعد تجویز مان لی۔ اس طرح آپ عراق آگئے۔

شاہ قاسم فیض بخش" صولغان سے چل کر مشہد پہنچے۔ امام علی بن موسیٰ الرضاؑ کے روضہ مبارک کی زیارت کے بعد وہاں چند دن قیام کیا۔ اتنے میں مرزا حسین والیٔ خراسان کی طرف سے روانہ کردہ فوجی دستے بھی وہاں پہنچے۔ انہی کے جلو میں آپ ہرات روانہ ہوئے جو سلطان حسین کا پایۂ تخت تھا۔

(تحفۃ الاحباب ص ۱۱۰)

سلطان نے آپ کی بڑی تکریم کی۔ کچھ دن تو ضیافتوں اور تعارفی ملاقات میں بسر ہوئے پھر آپ نے سلطان کا علاج شروع کیا جس کے نتیجے میں سلطان صحت یاب ہو گیا۔ اگرچہ سلطان پہلے ہی آپ کا معتقد تھا اس واقعے سے وہ اور بھی معتقد ہوا۔ سلطان اور اس کی اہلیہ آپ کے حلقہ ارادت میں آگئے اور میابانک (سمنان) کا علاقہ آپ کو بطور جاگیر عطا ہوا۔

(طرائق الحقائق جلد سوم ص ۵۵)

فیض بخش" اور مولانا جامیؒ میں اختلافات:

فیض بخش" ہرات میں والیٔ ہرات سلطان حسین کے مہمان تھے۔ اس حیثیت سے وہ ہرات میں کچھ عرصہ رہے۔ اس دوران انہوں نے سلسلہ نوربخشیہ کو خوب متعارف کروایا۔ ملا عبدالرحمن جامی سلسلہ نقشبندیہ سے تعلق رکھتے تھے۔ فیض بخش" کی مقبولیت اور سلسلۂ نوربخشیہ کی اشاعت انہیں ناگوار گزرتی تھی چنانچہ نہ صرف انہوں نے سلطان حسین کو فیض بخش سے بدظن کرانے کی کوشش کی بلکہ مختلف موقعوں پر فیض بخش کے خلاف الزام تراشی کی بھی کوشش کی۔ ایک دفعہ ملا جامی نے بطور استہزا کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ میر سید محمد نوربخش" انتہائی سخی تھے۔ اپنے تمام مریدوں بلکہ تمام عالم کو نور عطا فرماتے فرماتے نوربخش کہلوائے تاآنکہ اپنی اولاد کو بخشنے کے لئے کچھ بھی نور باقی نہ بچایا اور اس قاسم فیض بخش کو نور سے بالکل بے بہرہ چھوڑ دیا۔

(تحفۃ الاحباب ص ۲۸۳)

فاضل مصنف نے مولانا جامی کی ان باتوں کا سخت جواب دیا ہے اور ان کی اس استہزا کی شدید تردید کی ہے۔

علامہ تفتازانی اور شیخ جامی دونوں آپ کی وجاہت

اور مقبولیت دیکھ کر جلتے تھے ۔ ایک دفعہ انہوں نے یہ سازش تیار کی کہ جمعہ کو جامع مسجد میں بلایا جائے اور ان پر علوم رسمیہ سے ہر طرح کے سوالات اٹھا کر لاجواب کریں ۔ جب وہ سوالات کے جواب نہ دے سکیں گے تو شرمندہ ہوں گے ۔ انہوں نے بادشاہ سے کہا کہ اگلے جمعہ کو شاہ قاسم کو بھی جامع مسجد میں مدعو کیا جائے تاکہ ہم بھی ان سے فیض حاصل کریں ۔ بادشاہ ان کی سازش سے بے خبر تھا اس نے اس تجویز کو پسند کیا اور شاہ قاسم کو آمادہ کیا ۔ آپ نے دعوت قبول فرمائی ۔ چنانچہ جمعہ کا خطبہ آپ نے دیا ۔ آپ نے لاالہ الا اللہ کے موضوع پر تقریر کی دوران تقریر ملا جامی نے کہا کہ مجھے اس پر اعتراض ہے ۔ شاہ قاسم نے فوراً کہا کہ میں نے عراق میں سنا تھا کہ آپ کو علی کی ولایت پر اعتراض ہے اب اگر کلمہ طیبہ پر بھی اعتراض کریں گے تو آپ کافر ٹھہریں گے ۔ لوگ یہ جواب سن کر جامی پر ہنسنے لگے ۔

(طرائق الحقائق جلد سوم ص ۵۵ نیز ص ۱۲۹)

فیض بخشؒ کی خراسان سے واپسی :

شاہ قاسم فیض بخشؒ ایک عرصہ تک خراسان کے دارالحکومت ہرات میں مقیم رہے اور نہ صرف مرزا سلطان حسین کا علاج کرتے رہے بلکہ سلسلۂ نوربخشیہ کو مختلف طریقوں سے فروغ دینے میں کوشاں رہے ۔ ساتھ ہی انہیں کیمیاگری کا بھی شوق تھا ۔ اس شوق کی تسکین کے لئے مختلف تجربات بھی کرتے رہے ۔ اگرچہ سلطان حسین اور ان کی بیگم آپ کے عقیدتمند بن گئے تھے تاہم فیض بخش کا مرید ان کا بیٹا مرزا کجک تھا ۔ جب مرزا کجک کا انتقال ہوا اور ملا جامی سے اختلافات بھی روز بروز بڑھنے لگے نیز انہیں اپنے آبائی وطن سے جدا ہوئے بھی عرصہ بہت چکا تھا تب انہوں نے واپس عراق (قہستان) جانے کا فیصلہ کیا ۔ سب سے پہلے آپ نے سلطان کے پاس جا کر اپنا مدعا بیان کیا اور ان سے جانے کی اجازت چاہی ۔ چنانچہ شاہی فوج کی معیت میں عزت و احترام کے ساتھ اپنے وطن کی طرف مراجعت فرمائی ۔

(تحفۃ الاحباب ص ۲۸۶ تا ۲۸۹)

اولاد :

شاہ قاسم فیض بخش کے تین بیٹے تھے ۔

۱ ۔ شاہ شمس الدین ۲ ۔ بہاؤالدین حسن

۳ ۔ شاہ ابوالمعالی

شاہ شمس الدین :

آپ کے بڑے بیٹے تھے جن کی تعلیم و تربیت میر شمس الدین عراقی کے ذمے تھی ۔ عراقی کی تعلیم و تربیت اور خداداد صلاحیتوں کی وجہ سے یہ بہت بڑے عالم دین اور صاحب فضل و کمال بن گئے تھے ۔ فیض بخش نے اپنی زندگی میں انہیں توبہ و امامت لینے اور اوراد و وظائف دینے کی اجازت دی تھی ۔ اس طرح فیض بخش کی زندگی ہی میں وہ شیخ طریقت کے مرتبے پر فائز ہو گئے تھے ۔ جب ایران میں شاہ اسماعیل صوفی کو عروج حاصل ہوا تو آپ کی علمی اور روحانی قدرومنزلت کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ کو عزت و وقار سے نوازا ۔ آپ فیض بخش کی زندگی میں ہی فوت ہو گئے تھے ۔

بہاؤالدین حسن :

آپ شاہ قاسم فیض بخش کے منجھلے بیٹے تھے ۔

بہت بڑے عالم شیخ طریقت اور بہترین انشا پرداز تھے۔ والی ہرات سلطان حسین مرزا کے عہد میں عراق سے دارسلطنت ہرات آئے اور خواجہ افضل الدین محمد کرمانی کی خانقاہ میں اقامت گزین ہوئے اور جلد ہی اعلیٰ حکام اور عوام کے منظور نظر بن گئے۔ جب سلطان حسین مرزا کا انتقال ہوگیا اور ملک میں بدامنی پھیل گئی تو آپ عراق اور آذر بائجان کی طرف چلے گئے اور شاہ اسماعیل صفوی کے دربار سے منسلک ہو گئے۔ دو تین سال بعد چغلخوروں وار بدخواہوں نے شاہ اسماعیل کے کان بھرنا شروع کئے۔ آخر الامر آپ قتل کر دیے گئے۔ (طرائق الحقائق ج سوم)

آپ نے ہدایت الخیر کے نام سے ایک کتاب لکھی جس کا ایک باب سبع الثانی کے حاشیے پر شائع ہو چکا ہے اور مکمل کتاب کی فوٹو کاپی راقم نے مدرسہ نوربخشیہ کراچی کی لائبریری میں دیکھی ہے جس میں ۳۰۲ صفحات ہیں اور ۱۲۴۶ھ کی لکھی ہوئی ہے۔

شاہ رضا بن بہاؤالدولہ بن قاسم فیض بخشؒ:

شاہ رضا خلف شاہ بہاؤالدولہ فاضل ترین اولاد شاہ قاسم نوربخش بودہ ایں چند بیت از انتخاب و درین او رات بیادگار ثبت شد بگفتہ

ندارم پای رفتن گرچہ از بزمش بامیدی
کہ باشد گویدم یک لحظہ بنشین زود
برخیزم
بروز وصلت از آنخاطر غمین دارم
کہ دشمنی چو فراق تو درکمین درارم
شود تا با تو عشق ہر کس معلوم در
مجلس
بدم ہر ساعتی نام تو و در این و آن جنم

(آتشکدہ آذر ۲۱۷)

شاہ ابوالمعالی:

آپ شاہ قاسم فیض بخش کے سب سے چھوٹے بیٹے تھے اور فیض بخش کے ہاں بہت عزیز تھے۔ ہرات روانگی کے وقت آپ کے ساتھ تھے جبکہ فیض بخش دیگر بچوں کو سولغان چھوڑ گئے تھے۔ ان کا ہرات ہی میں انتقال ہو گیا تھا۔ فیض بخش نے تین دن سوگ منایا۔ چالیس دن تک ہر روز صبح ہرات بھر کے قراء اور حفاظ کے ذریعے قرآن خوانی کروائی۔ درویشوں اور عقیدتمندوں کی ایک جماعت چالیس کے لئے وہاں متعین کی گئی تاکہ وہ رات کو اوراد فتحیہ اور قرآن پڑھا کریں۔

(تحفۃ الاحباب ص ۱۱۵، ۱۱۷، ۱۱۸)

خلفاء و مریدین:

جس طرح آپ نے بہترین تعلیم و تربیت پائی تھی مروجہ علوم و فنون میں بحر ذخار تھے اسی طرح تعلیم و تربیت دینے میں بھی آپ کا کوئی ثانی نہ تھا۔ آپ نے نہ صرف خود اپنی اولاد اور مریدین و متوسلین کی تعلیم و تربیت میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا بلکہ اپنے نامور مریدین کے ذریعے ان کی مزید تعلیم و تربیت کا اہتمام بھی کرتے تھے۔

درج ذیل حضرات آپ سے استفادہ کرتے رہے جو میر سید محمد نوربخشؒ کے نامور مرید اور شاگرد تھے۔

۱۔ مولانا شیخ محمد الوندی ہمدانی المعروف بہ پیر ہمدان
۲۔ مولانا خلیل اللہ بغلانی

۳۔ برہان الدین بغدادی
۴۔ شمس الدین محمد لاہجی

درج ذیل حضرات آپ کے مرید اور شاگرد تھے۔

۱۔ میر شمس الدین محمد عراقی
۲۔ مولانا حسین کوکبی (ملخص فقہ احوط در زبان فارسی)
۳۔ مولانا حسین واعظی (مصنف تفسیر حسینی)
۴۔ امیر سید جعفر نوربخش (پسر سید محمد نوربخشؒ)
۵۔ مولانا علی قوچی
۶۔ مرزا بجک (پسر سلطان حسین مرزا والیٔ خراسان)
۷۔ الغ بیگ مرزا (پسر سلطان سعید خان والی ترکستان)
۸۔ مولانا عبداللہ ہاتفی
۹۔ مولانا سید شمس الدین محمد (پسر فیض بخشؒ)
۱۰۔ شاہ بہاؤ الدین حسن (پسر فیض بخشؒ)
۱۱۔ مولانا حسین ابر قوہی
۱۲۔ شاہ قوام الدین پسر شمس الدین بن فیض بخش

۱۔ ان میں سے میر شمس الدین عراقی علمی و معنوی لحاظ سے سب پر فائق تھے۔ چنانچہ فیض بخش نے اپنی زندگی میں خط ارشاد دے کر مختلف جگہوں پر بھیجا۔ آخر میں اپنا خلیفہ بنا کر کشمیر روانہ کیا۔ کشمیر اور بلتستان کے نوربخشی انہی کے سلسلے سے منسلک ہیں۔

۲۔ جس وقت فیض بخش کا وصال ہوا اس وقت شاہ قوام الدین محمد فیض بخش کے پاس موجود تھے۔ فیض بخشؒ نے انہیں اپنا جانشین نامزد کیا تھا۔ ایران سے تعلق رکھنے والے صادق عنقا اس سلسلے سے ہیں جو اس وقت لاس اینجلس (امریکہ) میں مقیم ہیں۔

۳۔ مولانا حسین ابر قوہی آپ کے تیسرے خلیفہ ہیں جن سے چلنے والا سلسلہ ایران میں اب بھی موجود ہے۔ آقائی مشکور تہران اسی سلسلے سے تعلق رکھتے ہیں۔

وفات:

آپ کی وفات کب ہوئی؟ اس بارے میں تواریخ خاموش ہیں۔ طرائق الحقائق (جلد سوم ص ۱۲۸) میں معصوم علی شیرازی نے سن وفات ۹۲۷ھ دی ہے۔ قاضی نوراللہ شوستری نے مجالس المؤمنین (ص ۳۰۶) میں ۹۸۱ھ لکھی ہے۔ تحفۃ الاحباب میں آپ کے تفصیلی حالات زندگی مندرج ہیں حتیٰ کہ مرض الموت اور وفات کی کیفیت تک مندرج ہیں لیکن سال و ماہ کہیں درج نہیں ہیں۔ اس طرح ہمیں معلوم نہیں ہوتا کہ آپ کب پیدا ہوئے اور کتنے سال کی عمر میں فوت ہوئے۔

بہر حال تحفۃ الاحباب کے مندرجات سے معلوم ہوتا ہے کہ شاہ قاسم فیض بخش نے درشت نامی بستی میں وفات پائی تھی جو نویں دسویں صدی ہجری کے دوران قہستان اور رے کا اہم قصبہ تھا۔ وفات کے بعد آپ کے بیٹوں اور پوتوں میں اس بات پر جھگڑا ہوا کہ فیض بخشؒ کے جسد خاکی کو صولغان لے جایا جائے تاکہ وہاں سید محمد نوربخشؒ کے جوار میں سپرد خاک کیا جائے۔

چنانچہ وہ درشت میں مدفون ہوئے یہ جگہ آج کل ایران کے دار الحکومت تہران کے نواح میں واقع ہے اور آپ کا مزار پر انوار بڑی پر شکوہ عمارت کی صورت میں موجود ہے۔ مزار کی عمارت آج کل محکمہ اطلاعات کے ٹیلیگراف آفس کے احاطے میں آئی ہوئی ہے اس لئے عام طور پر سیکیورٹی کے نقطہ نظر سے عام لوگوں کی آمد و رفت کے لئے عام طور پر بند رہتی ہے۔ (جاری ہے)

ادبِ تصوف

اہلِ بیتؑ میں ائمہ صوفیاء

داتا گنج بخش علی ہجویریؒ

قارئین نوائے صوفیہ کے ذوق روحانی کی تسکین کے لئے ہم نے ہر شمارے میں اسلامی تصوف کی شہرۂ آفاق کتب سے دلچسپ مضامین شائع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سلسلے کی دوسری کڑی حضرت داتا گنج بخشؒ سید علی ہجویریؒ کی عظیم تصنیف "کشف المحجوب" سے ایک اقتباس ہے۔ اس کتاب میں داتا صاحبؒ نے طریقت کے اسرار ورموز سے پردہ اٹھانے کے علاوہ اہم صوفیاء کے حالات بھی تحریر کئے ہیں اور اس کی ابتدا خود خاندان نبوت کے صوفیاء سے کی ہے۔

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل خاندان کے لوگ وہ ہیں جو ازلی و دائمی تقدس اور پاکیزگی کے ساتھ مخصوص ہیں۔ اس خاندان کے عام و خاص افراد سبھی اہل طریقت کے پیشوا ہوئے ہیں انشاء اللہ ان میں سے ایک گروہ کے حالات بیان کروں گا۔

احوالِ حضرت امام حسنؑ

ان میں سے ایک جگر پارۂ رسولؐ حضرت علیؓ کے دل کے پھول اور حضرت فاطمہؓ کے قرۃ العین ابو محمد حسن بن علی کرم اللہ وجہہ ہیں جن کو طریقت میں نظر کامل اور تصوف کی باریکیوں کو بیان کرنے میں پورا حصہ حاصل تھا۔ یہاں تک کہ آپ نے اپنی وصیت میں فرمایا۔

علیکم بحفظ السرایر فان اللہ مطلع علی الضمائر

"باطن کے اسرار کی حفاظت کرو کیوں کہ اللہ تعالیٰ دلوں کے بھیدوں کو جاننے والا ہے۔"

اس ارشاد کی حقیقت یہ ہے کہ بندہ کو ظاہری احوال کی طرح باطنی اسرار کی حفاظت کا بھی حکم دیا گیا ہے۔ پس باطنی اسرار کی حفاظت یہ ہے کہ بندہ غیر اللہ کی طرف توجہ نہ کرے اور ظاہری احوال کی حفاظت یہ ہے کہ اپنی باگ مخالفتِ حق سے موڑ لے۔ چنانچہ روایت ہے کہ جب گروہ قدریہ نے غلبہ حاصل کیا اور معتزلہ کا مذہب دنیا میں پھیل گیا تو حضرت بصریؒ نے حضرت حسن بن علی کرم اللہ وجہہ کو اس مضمون کا خط لکھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے اور آپؐ کے آنکھوں کی ٹھنڈک۔ آپ پر اللہ کی رحمت اور برکت نازل ہو۔ اما بعد۔ اے گروہ بنو ہاشم آپ سفینۂ بحر بیکراں، روشنی کے مینار اور ہدایت کے نشان ہیں اور وہ امام اور رہنما ہیں کہ جو کوئی بھی آپ کا اتباع کرے وہ نجات پا جائے اور آپ کی مثال سفینۂ نوح کی سی ہے کہ جو اس میں سوار ہوا وہ نجات پا گیا اور اہل ایمان اسی کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ پس اے فرزند رسولؐ تقدیر کے بارے میں ہماری حیرت اور استطاعت کے باب میں ہمارے اختلاف میں آپ کی کیا مبارک رائے ہے؟ ہم آپ کی رائے جاننا

چاہتے ہیں کیونکہ آپ نسل در نسل انبیاء کرام کی اولاد ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے احاطہ علم سے آپ کو تعلیم دی گئی ہے اور اللہ ہی آپ کا محافظ و نگہبان ہے اور لوگوں پر آپ اللہ کی طرف سے گواہ ہیں۔ والسلام

جب یہ خط حضرت امام حسنؓ کی خدمت میں پہنچا تو آپ نے اس مضمون کا جواب لکھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اما بعد آپ کا خط پہنچا جس میں آپ کی اور ان لوگوں کی حیرانی کا ذکر تھا جن کو آپ ہماری امت میں سے سمجھتے ہیں۔ اس مسئلہ کے بارے میں میری رائے یہ ہے کہ جو شخص اس بات اچھے اور برے کام کی تقدیر اللہ کی طرف سے ہونے پر ایمان نہیں رکھتا وہ کافر ہے اور جس نے گناہوں کو اللہ کے ذمہ لگایا وہ فاجر ہے۔ نہ تو اللہ تعالیٰ کی اطاعت جبر و اکراہ کے ساتھ کی جاتی ہے اور نہ ہی وہ اپنی مملکت میں اپنے بندوں کو مہلت دیتا ہے۔ تاہم وہ ان سب چیزوں کا (حقیقی) مالک ہے جن کا اس نے اپنے بندوں کو (ظاہری) مالک بنایا ہے لہذا اگر وہ وہ اطاعت کا ارادہ کریں تو وہ ان کو اس اطاعت و فرمانبرداری سے روکتا نہیں ہے اور اگر وہ نافرمانی کا ارتکاب کریں اور پھر وہ ان پر احسان فرمانا چاہے تو ان کے اور ان کے گناہوں کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور اگر وہ ایسا نہ کرے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس نے ان کو معصیت پر مجبور کیا ہے اور نہ ہی نافرمانی کا ارتکاب ان پر جبراً لازم کیا ہے۔ اس نے تو ان پر یہ سب کچھ بتا کر اپنی حجت قائم کر دی کہ انہیں کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کی قوت بخش دی گئی ہے۔ اور ان کے اس امر کو اختیار کرنے کی جس کی دعوت دی گئی ہے اور اس کام کو ترک کرنے کی جس سے منع کیا گیا ہے، آسانی بھی پیدا کر دی ہے اور اللہ تعالیٰ کی حجت ہی سب پر غالب ہے۔ والسلام

اس بیان کا مطلب یہ ہے کہ تقدیر کا انکار قدریہ کا مذہب ہے اور معاصی کو اللہ کے ذمے لگانا جبریہ کا مذہب ہے ان میں سے ایک تو کافر ہے اور دوسرا فاجر اور حق ان دونوں کے درمیان ہے۔ یہ خط فصاحت و بلاغت کا شاہکار ہے میں نے محض ایک نمونہ پیش کیا تاکہ معلوم ہو جائے کہ حضرت حسنؓ حقائق معرفت اور اصول طریقت کے کس بلند درجے پر فائز تھے کہ حضرت حسن بصریؒ جیسا بلند پایہ عالم بھی اس طرح کے دقیق مسائل اور اشارات میں آپؓ کی طرف ہی رجوع کرتا تھا۔

روایت ہے کہ حضرت امام حسنؓ کوفہ میں اپنے مکان کی دہلیز پر تشریف فرما تھے کہ ایک دیہاتی آپؓ کے پاس آیا اور آپ کو اور آپ کے ماں باپ کو گالیاں بکنے لگا۔ آپ اٹھے اور فرمایا اے اعرابی تجھے بھوک لگی ہے یا پیاس یا کوئی اور مصیبت تجھے لاحق ہے؟ مجھے بتا تاکہ میں تیری مدد کروں۔ حضرت امام حسنؓ نے اپنے غلام کو حکم دیا کہ درہموں کی ایک تھیلی لاکر اس کو دے دو۔ غلام نے حکم کی تعمیل کی۔ آپ نے فرمایا اے اعرابی معاف کرنا میرے گھر میں اس کے علاوہ کچھ موجود نہ تھا ورنہ میں تمہیں دینے سے دریغ نہ کرتا۔ جب اس دیہاتی نے آپ کی یہ بات سنی تو بے اختیار پکار اٹھا۔

اشھد انک ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ رسول اللہؐ کے صاحبزادے ہیں۔ اور میں تو آپ کے حلم اور بردباری کا تجربہ کرنے آیا

تھا۔ اور حقیقت شناس اولیاء و مشائخ کی یہی صفت ہوتی ہے کہ لوگوں کی مدح اور مذمت ان کے نزدیک برابر ہوتی ہے اور کسی کے برا کہنے سے خفا نہیں ہوتے۔

سیدنا حضرت امام حسینؑ

اور انہی ائمہ خاندان نبوت میں سے شمع آل محمدؐ معاملات دنیا سے بے نیاز اور اپنے دور کے سردار حضرت ابو عبداللہ الحسینؓ بن علیؓ بن ابی طالب بھی ہیں۔ آپ بلند پایہ اولیاء میں سے ہیں، اہل مصیبت کے قبلہ اور کربلا کے شہید ہیں۔ اہل طریقت آپ کے حال و کردار کی درستی پر متفق ہیں کہ جب تک حق غالب و ظاہر رہا آپ اس کے تابع رہے لیکن جب حق مفقود ہونے لگا تو آپ نے تلوار کھینچ لی اور جب تک آپ نے اپنی جان عزیز راہِ خدا میں قربان نہ کردی آرام و چین سے نہ بیٹھے اور آپ میں رسول اللہؐ کی بہت سی علامات موجود تھیں جن کی وجہ سے آپ ممتاز تھے۔ چنانچہ حضرت عمر بن خطابؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن میں حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپؐ نے حضرت حسینؓ کو اپنی پشت مبارک پر بٹھا رکھا ہے اور ایک رسی اپنے دھن مبارک میں ڈال کر اس کے سرے حضرت حسینؓ کے ہاتھ میں دیئے ہوئے ہیں اور وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو چلا رہے ہیں اور خود حضور علیہ السلام گھٹنوں کے بل چل رہے ہیں۔ جب میں نے یہ کیفیت دیکھی تو کہا "اے حسینؓ آپ کا اونٹ بہت ہی اچھا ہے۔" یہ سن کر پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا "اے عمر یہ سوار بھی تو بہت اچھا ہے۔"

طریقت میں آپ کے بہت سے لطائف اور بے شمار رموز اور پر حکمت اقوال ہیں۔ اور آپ کے بارے میں یہی روایت بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔

اشفق الاخوان علیک دینک

بھائیوں سے بھی زیادہ تجھ پر شفقت کرنے والا تیرا دین ہے۔ کیونکہ دین کی متابعت میں ہی انسان کی نجات ہے اور دین کی مخالفت میں اس کی موت اور ہلاکت ہے۔ پس عقلمند آدمی وہ ہے جو اپنے مشفقوں کے فرمان کے مطابق عمل کرے اور اپنے اوپر ان کی شفقت کو قبول کرتے ہوئے ان کی مخالفت سے اجتناب کرے اور بھائی وہ ہے جو دوسرے بھائی کو نصیحت کرے اور اپنی شفقت کا دروازہ اس پر بند نہ کرے اور میں نے حکایات میں پڑھا ہے کہ ایک دن ایک شخص آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا۔ "اے رسول اللہؐ کے صاحبزادے، میں ایک درویش آدمی ہوں اور صاحب اولاد ہوں مجھے آج کی رات کے کھانے کے لئے اپنی طرف سے کچھ عنایت فرمایئے۔" حضرت حسینؓ نے اس سے فرمایا "بیٹھ جاؤ ہمارا روزینہ ابھی راستے میں ہے ابھی آ جائے گا۔ ابھی زیادہ دیر نہ گزری تھی کہ کچھ لوگ آپ کے پاس پانچ تھیلیاں لائے۔ ہر تھیلی میں ایک ہزار دینار تھے۔ حضرت حسینؓ نے اس درویش کی طرف اشارہ کیا اور وہ پانچ تھیلیاں اسے عطا فرما دیں اور اس سے معذرت کی کہ تھوڑی دیر ہوگئی اور یہ بے قدر سا عطیہ ہے جو تجھے ملا اگر مجھے علم ہوتا کہ یہ رقم اتنی تھوڑی ہے تو تمہیں انتظار کے لئے نہ کہتا۔ ہمیں معذور سمجھنا کہ ہم اہل بلاء ہیں ہم دنیا کی تمام راحتوں سے دست بردار ہو چکے ہیں اور اپنی خواہشات کو کم کر کے دوسروں کی ضرورتوں کے لئے زندہ ہیں اور آپ کے مناقب اس قدر مشہور ہیں کہ امت کے کسی فرد پر پوشیدہ نہیں۔

حضرت امام زین العابدینؒ

اور انہی میں سے نبوت کے وارث، امت کے چراغ، سید مظلوم، امام مرحوم، عبادت کرنے والوں کی زینت اور اوتاد کی شمع حضرت ابوالحسن علی زین العابدین بن حسین بن علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ ہیں۔ آپ اپنے دور میں سب سے زیادہ کریم اور عبادت گزار تھے اور معرفت کے حقائق کو کھولنے اور طریقت کے دقائق کو بیان کرنے میں مشہور تھے۔ ایک دفعہ لوگوں نے آپ سے استفسار کیا کہ دنیا اور آخرت میں سب سے زیادہ سعادت مند کون ہے۔ تو ارشاد فرمایا۔

من اذا رضی لم یحمله رضاه علی الباطل و اذا سخط لم یخرجه سخطه من الحق

"وہ شخص کہ جب خوش ہو تو اس کی خوشی اس کو باطل پر آمادہ نہ کرے اور جب ناراض ہو تو اس کا غصہ اس کو حق سے باہر نہ نکال دے۔" روایت میں آیا ہے کہ جب سپائیوں نے حضرت حسین ابن علیؓ کو مع آپ کے عزیز و اقارب کے کربلا کے میدان میں شہید کر دیا اور حضرت زین العابدین کے علاوہ کوئی باقی نہ رہا جو مستورات کی نگرانی کرتا اور آپ بیمار بھی تھے۔ اور جب ان کو بے کجاوہ اونٹوں پر سوار کر کے دمشق میں یزید بن معاویہ کے سامنے لایا گیا تو ایک شخص نے آپ سے کہا۔

کیف اصبحتم یا علی و یا اهل بیت الرحمة

"اے علی اور اے اہل بیت رحمت آپ نے صبح کیسے کی؟" تو آپ نے جواب دیا۔

اصبحنا من قومنا بمنزلة قوم موسیٰ من آل فرعون یذبحون ابناء هم و یستحیون نساء هم فلا ندری صباحنا من مساء نا و هذا من حقیقة بلاء نا۔

"ہم نے اپنی قوم سے بالکل ویسی ہی صبح کی جیسی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے آل فرعون سے کی تھی کہ وہ آل فرعون ان کے بیٹوں کو ذبح کرتے تھے اور عورتوں کو زندہ چھوڑ دیتے تھے پس ہم نہ صبح کو پہچانتے ہیں اور نہ شام کو بس یہی ہماری مصیبت کی حقیقت ہے اور ہم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرتے ہیں اور اس کی آزمائش پر صبر کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

اور حکایات میں آیا ہے کہ ہشام بن عبدالملک بن مروان ایک سال حج کے لئے آیا اور خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے حجر اسود کا بوسہ لینا چاہا تو لوگوں کے ہجوم کی وجہ سے کوئی راستہ نہ ملا تو منبر پر چڑھ کر خطبہ دینے لگا۔ اسی دوران حضرت زین العابدین علی بن الحسین بن علی رضی اللہ عنہما مسجد حرام میں تشریف لائے۔ چاند سے چہرے، روشن رخساروں اور خوشبودار لباس کے ساتھ آپ نے بیت اللہ کا طواف شروع کیا۔ آپ جب حجر اسود کے قریب پہنچے تو آپ کی تعظیم کے لئے لوگوں نے حجر اسود کے آس پاس کی جگہ خالی کردی، ہشام نے کہا یہ نوجوان کون ہے؟ میں اس کو نہیں پہچانتا۔ اس سے مقصد یہ تھا کہ اہل شام ان کو نہ پہچانیں اور نہ ہی ان کی خلافت کی خواہش کریں۔ فرزدق شاعر وہاں کھڑا تھا اس نے کہا "میں ان کو خوب پہچانتا ہوں" لوگوں نے پوچھا" اے ابافراس ہمیں بتاؤ وہ کون ہے کہ ہم نے اسے بڑا با رعب جوان دیکھا ہے" فرزدق نے کہا "اچھا خوب کان لگا کر سنو۔ میں ان کی صفت اور ان کا نسب بیان کرتا ہوں۔ پس فرزدق نے یہ شعر پڑھے۔"

تعارف صوفیہ نوربخشیہ

مولانا شکور علی انور فاضل عربی۔ بی اے

اصحاب النبیؐ اور ارشادات خداوندی:

تعارف صوفیہ نوربخشیہ کے عنوان سے جن ذمہ داریوں کو نبھایا جا رہا ہے ان کی نزاکت سے قارئین بخوبی واقف ہیں ناچیز ایک اخلاقی فریضہ کی بنیاد پر یہ کدو کاوش بروئے کار لا رہا ہے ورنہ سیکڑوں اہل علم و عرفان موجود ہیں جن کی علمیت حجت مانی جاتی ہے۔ اگر کسی مسئلہ کی تحقیق میں ناچیز شرح صدر سے عاجز رہے تو علماء کرام سے اصلاح کلام کی دعوت ہے جو کشف حقائق کے سلسلے میں تعاون متصور ہو گا۔

عنوان بالا کے ضمن میں قرآنی احکام اور نصوص صریحہ کے سامنے کسی بھی حجت و حیل کی گنجائش نہیں ہے۔ ایک مؤمن اور صاحب عقل سلیم ضرور یہ احساس کرے گا کہ نصوص صریحہ اور احکام قرآن کی موجودگی میں کوئی دوسری حجت انہیں باطل یا رد نہیں کر سکتی۔ ذیل میں ہم چند آیات قرآنی پیش کرتے ہیں جن میں توقیر صحابہؓ کا عندیہ پایا جاتا ہے۔

۱۔ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف و تنھون عن المنکر و تومنون باللہ

(آل عمران آیت ۱۱۰)

تم بہتر ہو ان سب امتوں میں سے جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں (بسبب اس کے کہ) بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

اس آیت میں امتی اصحاب کی فضیلت کے بارے میں بیان پایا جاتا ہے۔

۲۔ ھوالذی ایدک بنصرہ و المؤمنین و الف بین قلوبھم ط لو انفقک ما فی الارض جمیعاً ما الفت قلوبھم و لکن اللہ الف بینھم انہ عزیز حکیم

(سورۃ ....آیت ......)

وہ ایسا خدا ہے کہ جس نے اے محمدؐ مسلمانوں کے ذریعہ اپنی نصرت سے تجھ کو قوت بخشی اور اسی نے مسلمانوں کے درمیان قلبی محبت ڈال دی۔ اگر تو تمام دنیا کے خزانے لٹا دیتا تو بھی ان کے دلوں میں محبت نہ ڈال سکتا۔ لیکن خدا نے ان کے دل باہم جوڑ دیے اور وہ زبردست حکمت والا ہے۔

۳۔ محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم تراھم رکعاً سجدا یبتغون فضلا من اللہ و رضوان سیماھم فی وجوھھم من اثرالسجود الخ

(سورۃ الفتح آیت ۲۹)

ترجمہ : محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھی سب کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم ہیں تو انہیں رکوع کرتے ہوئے اور سجدہ کرتے ہوئے دیکھے گا وہ اللہ کا فضل اور رضا چاہتے ہیں ۔ ان کی علامت ان کے چہروں میں سجدوں کے نشان ہیں ۔

اس آیت میں صیغہ جمع کے ساتھ ضمائر کے مشار الیھم صحابہ کرام ہیں چاہئے انفراداً ہو یا اجتماعاً صحابہ کرام ہی پر اطلاق ہو رہا ہے اور اکثر صلحاء مفسرین کا اسی پر اتفاق ہے ۔

٤ ۔ والسابقون الاولون من المهاجرين و الانصار و الذين اتبعوهم باحسان رضى الله عنهم ، رضو عنه و اعدهم جنت تجرى تحتها الانهار خالدين فيها ذالک الفوز العظيم

(سورة التوبة آيت ١٠٠)

اور سب میں سبقت لے جانے والے پہلے مہاجر اور انصار اور جو بھلائی کے ساتھ ان کے پیرو ہوئے اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی اور ان کے لئے باغ تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ان میں رہیں گے یہی بڑی کامیابی ہے ۔

٦ ۔ والسابقون السابقون اولئک المقربون فی جنت النعيم

(سورة الواقعة آيت ١٢)

اور سبقت لے جانے والے تو سبقت ہی لے گئے وہی مقرب بارگاہ ہیں جو چین کے باغوں میں ہوں گے ۔

ربنا اغفرلنا ولاخواننا الذين سبقوانا بالايمان ولا تجعل فى قلوبنا غلا الذين آمنوا ربنا انک رؤف الرحيم ط

(سورة .... آيت ....)

ترجمہ : اے پروردگار ہمیں بخش دیں اور ان لوگوں کو جو نے ایمان لانے میں ہم پر سبقت لے گئے اور ہمارے دلوں میں میل پیدا نہ فرما ان کے متعلق جو ایمان لے آئے ہیں ۔ اے ہمارے پالنہار تو ہی رؤف و رحیم ہے

اہل ایمان کے لئے قرآن شریف کی آیت کا ایک ٹکڑا بھی حجت مقومہ ہے ۔

حضرت شاہ سید محمد نوربخشؒ کی آفاقی سوچ سے مزین نظریہ یہ ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین آسمان توحید کے روشن اور درخشندہ ستارے ہیں ۔ ان کا مقام معصوم عن الخطانہ ہوتے ہوئے سابقین و اولین کی منزل میں ہے اور مہاجرین و انصار حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوستدار اور محبت کے طرفدار ہیں

۔ شاہ سید محمد نوربخش قدس سرۃ العزیز کی تالیفات اس بات پر شاہد ہیں ۔ آپ نے صحابہ کرام کے طبقات اور ان کے درجات کا تعین کرتے ہوئے تین اہم تاریخی واقعات پر تبصرہ فرمایا ہے ۔

پہلا واقعہ حضرت خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کا دن ہے

آنحضرت علیہ الصلوٰۃ و السلام کی تصدیق کی اور ان میں سے سبقت لے جانے والے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ تھے ۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ

کر آدم الاولیاء کا لقب دیا گیا۔

دوسرا واقعہ غزوہ بدر کا ہے کہ کافروں کے ساتھ جہاد کا پہلا دن تھا۔ اس میں جانباز مجاہدین کی تعداد تین سو تیرہ تھی۔

تیسرا واقعہ حجۃ الوداع کا دن ہے جو کہ فتح مبین اور خدا تعالیٰ کی اتمام حجت کا دن تھا۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہمرکاب جماعت صحابہ کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار تھی جس وقت آیہ الیوم اکملت لکم دینکم الخ کا نزول ہوا اور اس وقت شمع ہدایت کے پروانوں کی اور فخر موجودات علیہ الف الف صلوٰۃ کے متبعین کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار ہو چکی تھی ان سب کو سید الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات مقدس کی صحبت ایمانی کی وجہ سے اصحاب کہا جاتا ہے۔

(سلسلۃ الذہب ج ۲ ص ۲۲۰)

ہمارا عقیدہ ہے کہ جن حضرات پر صحابیت کی صداقت برابر آتی ہے ان کا تعلق جسماً اور روحاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہونا ثابت ہے جو حقیقی رفاقت، صحبت اور معیت کے معانی کے داعی و حامی ہیں اور جن میں صحابیت کی تمام صفات پائی جاتی ہیں ان کی شخصیت تو دین اسلام کے لئے باعث صد افتخار ہے۔ ان کا وجود معدن اسرار و شہود ہے۔ ان کی خدمات دین اسلام کی صحیح تاریخ داری اور اہل اسلام پر احسان عظیم ہیں۔ ان کے دم قدم سے کفر و الحاد کی بنیاد ہل گئی، فتح و نصرت کے سلسلوں میں اضافہ ہوا، شرق و غرب میں اسلام کا بول بالا ہو گیا۔ مہاجرین و انصار میں سے وہ ہستیاں بھی نامداری کی حامل ہیں جن کی معاونت سے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بلند حوصلوں میں دو چند اضافہ ہوا جن کے حسن روایات اور اخلاص و وفا کی درخشان چال کی صداقت پر قرآن شاہد ہے اور سبھی مسلمان انہیں توقیر و احترام کی نظر سے دیکھتے ہیں اور یہی اہل علم و عرفان کا نقطہ نظر ہے۔ ذخیرۃ الملوک میں حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانیؒ نے صحابہ کرام کی حیثیت و مقام پر تفصیلی بحث کی ہے۔ (تفصیلات کے لئے قارئین مذکورہ کتاب سے رجوع کر سکتے ہیں۔) علاوہ ازیں حضرت میر سید علی ہمدانیؒ کی تمام کتابوں میں صحابہ کرام کا احترام سے تذکرہ ملتا ہے اور حضرت علیؑ اور اہل بیت کے بارے میں آپ نے خصوصی طور پر تالیفات کی ہیں۔ اس لئے صوفیہ نوربخشیہ کی تعلیمات میں ان بزرگان سلف صالحین کے اقوال و افعال و احوال کو بڑی اہمیت دی جاتی ہے اور یہی ہمارے مراجعات میں شامل ہیں۔

صوفیہ نوربخشیہ جہاں اسلام کے ایمانی ارکان اور اصولی و فروعی روشن نظریات اور عقائد پر یقین رکھتا ہے وہاں دیگر تاریخی بدیہات و مصدقات کو بھی زیر نظر رکھتا ہے۔ صحابہ کرام چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مؤید و ناصر ہیں جن کی زندگیاں اسلامی ہی کی بدولت اور اسلام ہی کی خاطر عناد و ایذا اور مصائب و آلام کو خندہ پیشانی سے برداشت کرنے کے باعث تابناک ہوئیں، ان کو وہ قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ نوربخشی تعلیمات میں مجموعی طور پر صحابہ کرام کا بڑا احترام اور مقام پایا جاتا ہے اور ان کا تذکرہ ادب سے کیا جاتا ہے۔ چنانچہ صوفیہ نوربخشیہ کے عملیات

کی بنیادی کتاب دعوات الصوفیہ میں صحابہ کرام کا جا بجا تذکرہ ملتا ہے جس سے ہمارے معتدل اور احوط نظریہ کا بخوبی پتہ چلتا ہے۔ چند ایک مثالیں درج ذیل ہیں۔

۱۔ رمضان شریف کے گیارھویں روز پڑھی جانے والی یومیہ دعا کی فضیلت کے ضمن میں بیان ہوتا ہے۔

"اصحاب رسولؐ کے ساتھ عمرہ کرنا ستر ہزار حج کے برابر ہے۔"

(دعوات صوفیہ ص ۳۴۴)

رمضان شریف کی تیسویں تاریخ کو پڑھی جانے والی مسنون دعا کے اندر موجود عبارت کا ترجمہ یوں ہے۔

پروردگار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی پاک آل کے حق کا واسطہ میرے روزے کو اپنی قدردانی اور قبولیت سے اس درجے کا روزہ ٹھہرا دے جس سے تو راضی ہو اور تیرے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی آل اور اصحاب بھی خوش ہوں۔

(دعوات صوفیہ ص ۳۶۲)

۳۔ درود اکبر کے آخری سطور میں یہ الفاظ موجود ہیں۔

وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمدؐ و آل و اصحابہ و ازواجہ و اولادہ واھل بیتہ الطاھرین

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا درود ہو اپنے بہترین خلق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر آپؐ کی آل پر، اصحابؓ پر، ازواج پر، اولاد پر اور پاک اہلبیت پر۔

دیکھئے یہاں صحابہ کرام کو درود کا مستحق ٹھہرایا گیا ہے اور حضور اکرمؐ کے ساتھ تمام آل، اولاد اور ازواج پر بھی درود بھیجا گیا ہے۔ جبکہ عام مسلمان صحابہ کو صرف رضی اللہ عنہ کا اضافہ کر کے یاد کرتے ہیں۔ نوربخشی تعلیمات غیر اعتدالی گروہوں کے برعکس اعتدال و اوسط کی ہیں۔

۴۔ جب نوربخشی علماء کرام خطبہ نکاح پڑھنے کی سنت ادا کر رہے ہوتے ہیں تو وہ بہ مذکور عبارت بزبان حال ادا کرتے ہیں۔

صلوات اللہ و سلامہ علیہ و اصحابہ الکرام

اللہ تعالیٰ کا درود سلام آپ اور آپ کے اولاد اور اصحاب کرام پر ہو

۵۔ سلطان الاولیاء حضرت میر سید علی ہمدانیؒ جن کے مشرب عرفان سے ہمارا قلبی تعلق اور ربط ہے انہوں نے "اوراد فتحیہ" کو سیکڑوں اولیاء کرام سے اخذ کر کے لکھا ہے اس میں تمام اسمائے اعظم کو جمع کیا گیا ہے نوربخشی وہ خوش قسمت لوگ ہیں جو ہر صبح کا آغاز اسی اوراد سے کرتے ہیں۔ نماز صبح کے فرض ادا کرنے کے بعد تا طلوع آفتاب اوراد فتحیہ کا اجتماعی ورد کرتے ہیں اور آہ سرد اور چشم تر کے ساتھ ان کلمات کو بھی ادا کرتے ہیں

صلواۃ اللہ تعالیٰ و ملئکتہ و انبیائہ و رسلہ و حملۃ عرشہ و جمیع خلقہ علی سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ علیہ و علیھم السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی رحمتیں (درود) اور اللہ کے فرشتوں، پیغمبروں، رسولوں، حاملین عرش اور تمام مخلوق کی طرف سے (باقی صفحہ نمبر ۲۸ پر ملاحظہ کیجے)

فقہی مسائل (مجموعہ شریعت محمدیہ کی روشنی میں)

آپ کے مسائل اور ان کا حل

ابوالعرفان علامہ محمد بشیر فاضل عربی

اس عنوان کے تحت ادارے کو موصول ہونے والے مفید سوالات کے جوابات شائع کیے جاتے ہیں ۔ خوب آگاہ رہے کہ کسی ایک سوال کا جواب بار بار شائع نہیں کیا جاتا ہے ۔ ہاں اگر کسی سوال کا جواب بعض حضرات کے لئے مزید وضاحت طلب ہو تو اس کی مزید وضاحت کی جاسکتی ہے ۔ اس شمارے کے لئے جن سوالات کا انتخاب کیا گیا ہے ان کی تفصیل کچھ یوں ہے ۔

سوالات

سوال نمبر ۱ ۔ کیا دو منزلہ مسجد کی دونوں منزلوں میں صرف ایک ہی امام کی امامت میں نماز جماعت کی ادائیگی کی جاسکتی ہے ؟

سوال نمبر ۲ ۔ کیا مسجد کے لئے تعمیراتی سامان رعایتی قیمت پر خرید سکتے ہیں جبکہ فروخت کنندہ غیر مسلم ہو ؟

سوال نمبر ۳ ۔ کیا بیمار آدمی کے لئے روزہ رکھنے کے بجائے صرف مد کی ادائیگی کافی ہے ؟

سوال نمبر ۴ ۔ کیا نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد فرض ظہر کی ادائیگی بھی کی جاسکتی ہے ؟

سائل ماسٹر حشمت اللہ
ساکن شمشاہ دراس کرگل انڈیا

سوال نمبر ۵ ۔ ماہ رمضان میں دن کو گہری نیند آنے کی صورت میں روزہ دار احتلام کا شکار ہو جائے تو اس کے روزے کا کیا بنے گا ؟

سائل شمشیر علی
تھیکیدار لیہ لداخ انڈیا

سوال نمبر ۶ ۔ عیدالاضحیٰ کے موقع پر اگر کوئی شخص جانور کے بجائے مرغی کی قربانی کرے تو حکم قربانی سے سبکدوشی ہو سکتی ہے ؟

سوال نمبر ۷ ۔ اگر کوئی شخص شدید ترین بیماری لاحق ہونے کی وجہ سے فرض نماز کی ادائیگی نہ کر سکے تو اس کی نماز کا کیا بنے گا ؟

سوال نمبر ۸ ۔ مسجد میں فضول گپ شپ میں لگ جانا کیسا ہے ؟

سائل سکندر علی
ساکن کورو فرول

جوابات

جواب نمبر ۱: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

جی ہاں ۔ دو منزلہ ہو یا دو سے زائد منزلوں پر

مشتمل مسجد ہو اور تمام منزلوں پر نماز کی اجتماعی ادائیگی صرف ایک ہی امام کی امامت میں کی جائے تو یہ شرعاً بالکل درست ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ امام سب سے نچلی منزل میں ہو اور مقتدی حضرات اوپر کی منزلوں میں بھی اجتماعی ادائیگی کریں۔ اگر امام اوپر کی منزل میں ہو تو اس صورت میں نچلی منزل میں اجتماعی ادائیگی کرنے والے اوپر کی منزل میں امامت کرنے والے امام کے مقتدی نہیں بن سکیں گے۔ لہٰذا جہاں کہیں ایسی صورت حال ہو تو امام کو سب سے نچلی منزل میں ہی محراب نشین رہنے کی ضرورت ہے۔

جواب نمبر ۲: بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

جی ہاں۔ مسجد کی تعمیر میں استعمال ہونے والے جملہ مواد رعایتی نرخ پر خریدے جا سکتے ہیں، خواہ فروخت کنندہ کوئی غیر مسلم ہی کیوں نہ ہو۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ خریدے جانے والے مواد لوٹ مار اور چوری کے نہ ہوں۔ اگر وہ لوٹ مار اور چوری کے ہوں تو ان کا استعمال تعمیر مسجد کے لئے شرعاً درست نہیں ہوگا کیونکہ لوٹ مار اور چوری کے ذریعہ حاصل کردہ اشیاء مال حرام کی فہرست میں آتی ہیں اور مال حرام کا استعمال کسی بھی کار خیر میں شرعاً جائز نہیں ہے۔

جواب نمبر ۳: بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

اگر بیمار شخص انتہائی کمزور اور عمر رسیدہ ہو اور روزہ رکھنے کی طاقت اس میں سرے سے نہ ہو تو اس کے حق میں روزے کے بجائے مد کی ادائیگی کافی ہے۔ اس کے علاوہ عام بیمار لوگوں کے حق میں روزہ افطار کرنا درست ہے۔ صحت یابی کے بعد روزے کی قضا واجب ہو جاتی ہے۔ ایسے بیمار حضرات کے لئے مد کی ادائیگی شرعاً درست نہیں ہے۔ ورنہ ہر کوئی بیماری کا بہانہ بنا کر روزہ رکھنے کے بجائے مد کی ادائیگی کا سہارا لینے لگے گا۔

جواب نمبر ۴: بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

نماز جمعہ فرض ظہر کی جگہ لیتی ہے۔ شریعت محمدیہؐ کی رو سے جو بھی مؤمن نماز جمعہ ادا کرے گا اس کے لئے فرض ظہر کی ادائیگی شرعاً ساقط ہو جاتی ہے ورنہ جمعہ کے دن چھ نمازوں کا وجوب لازم آئے گا حالانکہ کل پانچ فرض نماز کا وجوب مسلم ہے۔ خوب آگاہ رہے کہ شریعت محمدیہؐ کی رو سے فرض اور واجب میں کوئی تفریق نہیں ہے۔ نماز جمعہ بھی دیگر فرائض کی طرح فرض ہی ہے۔ یہاں پر واجب یعنی وغیرہ کی اصطلاح معتبر نہیں ہے۔

جواب نمبر ۵: بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

ماہ رمضان کے موقع پر کوئی روزہ دار دن کو گہری نیند سو جانے کی وجہ سے اگر احتلام کا شکار ہو جائے تو اس کے لئے شرعاً یہ حکم ہے کہ وہ بیدار ہونے پر غسل کرے۔ عوام میں ایک بات یوں گردش کرتی ہے کہ ایسے موقع پر روزہ دار کسی سے کوئی بات کئے بغیر غسل سے فارغ ہو جائے۔ اگر اس نے غسل کرنے سے پہلے کوئی بات کی تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا۔ یہ بے وزن اور مضحکہ خیز بات ہے۔ اس کا حکم بیدار ہونے پر غسل کرنا

ہے۔ اس کے لئے بات کرنے میں کوئی خرابی نہیں ہے۔

جواب نمبر ۶ : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

قربانی کے لئے جانوروں کا ذکر آیا ہے اور پرندوں کی قربانی کا کہیں تذکرہ نہیں ہے۔ لہٰذا کوئی شخص اگر کنجوسی کا مظاہرہ کرتے ہوئے جانور کے بجائے کسی مرغی کی قربانی پیش کرے تو یہ ایک عام صدقہ والی بات ہوگی ۔ قربانی والے عظیم مسنون عمل سے وہ سبک دوش ہونے والا نہیں ٹھہرے گا۔

جواب نمبر ۷ : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

فرض نماز کی ادائیگی نہ کر سکنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا جبکہ تک آدمی عقل و ہوش کا حامل ہے اس سے فرض نماز ساقط نہیں ہو سکتی۔ اگر وہ کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھ سکے تو بیٹھ کر پڑھے۔ بیٹھ کر بھی نہ پڑھ سکے تو لیٹ کر پڑھے ، رکوع و سجدہ وغیرہ کے لئے اشاروں سے کام لے۔ یہاں تک کہ آخری مرحلے میں وہ نماز کی نیت سے لے کر سلام پھیرنے تک کے احکام کا دل میں تصور کرتا جائے۔ جب اس آخری مرحلۂ ہوش کے بعد وہ عقل و ہوش کا حامل ہی نہ رہے تو پھر وہ مکلف ہی نہیں رہے گا۔

جواب نمبر ۸ : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

مسجد میں عبادت اور ذکر الٰہی کے ساتھ ساتھ وعظ و تبلیغ ، اسلامی درس و تدریس اور مذہبی ترقی کے لئے مفید مشورے درست ہیں۔ ان کے سوا خالص دنیوی گپ شپ اور آپس میں فضول لب کشائی وغیرہ درست نہیں ہیں۔ کیونکہ یہ چیزیں لغو گوئی ہیں جو انسان کی نیکیاں اس طرح برباد کر دیتی ہیں جس طرح آگ لکڑی کو جلا کر راکھ کر دیتی ہے۔ حدیث نبوی میں اس کی صراحت موجود ہے۔

در شانِ شاہ سیّد نوربخشؒ

میر عبدالعزیز مرحوم

تھا نبیؐ کے عشق سے سرشار سید نوربخشؒ
اہلِ دل کا قافلہ سالار سید نوربخشؒ

حق پرستوں کو دکھائی جس نے راہِ اعتدال
دشمنِ حق کی برہنہ تلوار سید نوربخشؒ

ملّتِ اسلامیہ کی آنکھ کا تارا تھا وہ
کفر کے دل میں کھٹکتا خار سید نوربخشؒ

اس سے ترساں تھے منافق ، اُس سے لرزاں تھے شقی
حیدرِ کرار کی للکار سید نوربخشؒ

تفرقہ بازی کی لعنت سے چھڑایا قوم کو
والسلام اے قائدِ احرار سید نوربخشؒ

اخبار التصوف

دنیائے تصوف کی خبریں

جی ایچ معروفی

اظہار تشکر:

میں اپنے حلقہ انتخاب کے تمام دوست احباب اور مخلص کارکنوں کا احسان مند ہوں جنہوں نے میری کامیابی کے لئے خلوص سے کام کیا اور اندرون ملک اور بیرون ملک ان تمام احباب کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے میری کامیابی پر مبارک بادی کے پیغامات بھیجے۔ انشاء اللہ آپ سب کی خواہشات اور توقعات کے مطابق علاقہ کی تعمیر اور ترقی اور عوام کی فلاح و بہبود کے لئے ہر ممکن کام کروں گا۔ اللہ تعالیٰ مجھے توفیقِ خدمت عطا کرے۔



غلام علی حیدری ممبر
ممبر این اے قانون ساز کونسل
حلقہ این اے ۲۳ گانچھے نمبر ۲

منیجر محمد سلیم صاحب کی ترقی:

انجمن محمدیہ بلتستانیہ صوفیہ نوربخشیہ اسلام آباد کے صدر محمد سلیم صاحب جو یونائیٹڈ بینک چاندنی چوک راولپنڈی میں منیجر کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہے تھے ترقی پاکر اسسٹنٹ وائس پریذیڈنٹ یو بی ایل کے اعلیٰ عہدے پر فائز ہو گئے ہیں۔ محمد سلیم صاحب بلتستان سے تعلق رکھنے والا پہلا بینکار ہے جو اس اعلیٰ عہدے تک پہنچا ہے۔ ادارہ نوائے صوفیہ اس کامیابی پر انہیں دلی مبارک باد پیش کرتا ہے۔



سید نواز حسین صاحب کی حج بیت اللہ سے واپسی

میر واعظ شگر اور نوائے صوفیہ کے قلمکار سید نواز حسین صاحب ان کے رفقاء کی قیادت کرتے ہوئے سعودی عرب روانہ ہو گئے تھے حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کرنے کے بعد گزشتہ دنوں بخیر عافیت پہنچ گئے۔

پیغامِ تہنیت:

ادارہ نوائے صوفیہ مدرسہ صوفیہ نوربخشیہ ڈیرہ دون کی انتظامیہ کو مبارک باد پیش کرتا ہے جن کے جذبہ ایمانی نے ایک عظیم الشان نوربخشی دینی ادارے کے خواب کو شرمندہ تعبیر کر کے سب کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا ہے۔ یہ کارنامہ پوری قوم کے لئے قابل فخر ہے۔ اللہ تعالیٰ اس نیک کام میں حصہ لینے والے تمام کارکنوں کو اپنے حفظ و امان میں رکھے اور دنیا و آخرت میں کامیابی عطا فرمائے۔

اتر پردیش میں اہل صوفیہ نوربخشیہ کا عظیم الشان جلسہ :

بھارت کے صوبہ اتر پردیش دھرہ دون امبازی میں ۱۱ فروری کو بروز جمعہ آل انڈیا نوربخشی کونشن منعقد ہوا جس میں ملک کے مختلف حصوں سے آئے ہوئے نمائندوں نے ماضی حال اور مستقبل کے حوالے سے مسائل پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ اس موقع پر مدرسہ صوفیہ نوربخشیہ کے عظیم الشان تعمیراتی منصوبہ پر خصوصی طور پر اظہار خیال ہوا اور دنیا کے مختلف حصوں میں بسنے والے اہل نوربخشیہ سے اپیل کی گئی کہ وہ اس عظیم دینی درسگاہ کی تعمیر کے سلسلے میں مدرسہ کی انتظامیہ کے ساتھ تعاون سے دریغ نہ کریں کیونکہ بھارت میں یہ واحد نوربخشی دینی ادارہ ہے جس سے یہاں کے اہل نوربخشیہ کے مستقبل کی تمام تر امیدیں وابستہ ہیں۔

اس جلسہ میں انجمن صوفیہ نوربخشیہ ویلفیر آرگنائزیشن نوبراہ لداخ کے نمائندے صدر جناب قربان علی صاحب، سکریٹری جنرل حاجی محمد علی صاحب، نگران اعلیٰ جناب غلام محمد چتہ پا، ممبر شمشیر علی صوفی صاحب لیہ، غلام قادر اکاؤنٹنٹ، شیر محمد صاحب، ابراہیم کاظمپہ صاحب، ابو شمشیر صاحب اور انجمن صوفیہ نوربخشیہ امبازی ڈیرہ دون کے صدر جناب یعقوب صاحب، نائب صدر محمد صاحب، سکریٹری حسن صاحب، ممبر نثار علی صاحب، جعفر علی صاحب، محمد حسین حلمپہ صاحب اور ناظم اعلیٰ اخوند علی حسن صاحب نے اظہار خیال کیا۔ اس موقع پر نوبراہ سے آئے ہوئے نمائندوں نے سالانہ آمدن و خرچ کا آڈٹ کیا۔ جلسہ میں شرکت کرنے والے نمائندوں نے ماہنامہ نوائے صوفیہ انٹرنیشنل کی کارکردگی کی تعریف کی جس نے دنیا بھر میں بسنے والے اہل نوربخشیہ کے درمیان رابطہ پیدا کر کے انہیں یکجا کرنے میں بے مثال کردار ادا کیا اور اس مدرسہ کی بھی مناسب تشہیر کی۔ اس ضمن میں یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ دنیا بھر کے اہل نوربخشیہ کے ساتھ رابطہ کر کے مدرسہ کے لئے امداد کی اپیل کی جائے گی۔ فی الوقت مدرسہ کی تعمیر زور شور سے جاری ہے۔ تعلیمی سیشن کا پہلے ہی آغاز ہو چکا ہے اور نوبراہ سے آئے ہوئے ۲۵ رہائشی طلباء کے علاوہ کثیر تعداد میں مقامی بچے بھی تعلیم پا رہے ہیں۔ اس صدقہ جاریہ میں حصہ لینے والے صاحب ثروت حضرات کے لئے سنہرا موقع ہے کہ وہ مدرسہ کے ساتھ مالی تعاون کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

اخوند علی حسن
ناظم اعلیٰ مدرسہ صوفیہ نوربخشی
دھرہ دون بھارت

نوائے صوفیہ انٹرنیشنل اور انجمن صوفیہ نوربخشیہ نوبراہ کے تاثرات :

ادارہ نوائے صوفیہ کی جانب سے خیر سگالی کے جذبہ کے تحت ارسال کردہ کتابیں ۱۹۹۸ء میں موصول ہوئی تھیں جو انجمن کی لائبریری کی زینت ہیں۔ اس کے علاوہ ماہنامہ نوائے صوفیہ بھی موصول ہوتا رہا لیکن کچھ عرصہ سے یہ سلسلہ بند ہوا ہے اور نوبراہ میں کسی کو بھی رسالہ نہیں مل رہا۔ آئندہ ہر حال میں رسالے کی ترسیل کو یقینی بنائیں کیونکہ اس سے قوم میں حوصلہ پیدا ہوا ہے۔ نوبراہ اور لداخ کے عوام ڈیرہ دون کے مدرسے کے ساتھ ہر ممکن تعاون کر رہے ہیں۔ سالانہ اجلاس میں شرکت کے لئے جو عوامی نمائندے ڈیرہ دون گئے ان میں انجمن کے

مندرجہ ذیل اراکین شامل ہیں۔
۱۔ جناب قربان علی صاحب صدر
۲۔ غلام محمد چتاپا نگران اعلیٰ
۳۔ حاجی محمد علی صاحب جنرل سکریٹری
۴۔ غلام قادر صاحب اکاؤنٹینٹ
۵۔ شمشیر علی صوفی کیشیر لیہ
تمام اراکین انجمن قارئین نوائے صوفیہ کی خدمت میں دست بستہ سلام عرض کرتے ہیں۔
حاجی محمد علی سکریٹری
انجمن صوفیہ نورخشی ویلفیر آرگنائزیشن
نوبرا و لداخ

انجمن صوفیہ نوربخشیہ دراس کرگل کے انتخابات :

انجمن صوفیہ نوربخشیہ دراس کرگل کے عہدیداروں کا انتخاب عمل میں لایا گیا جس کے فی الحال عبوری طور پر درج ذیل کابینہ تشکیل دی گئی ہے۔

نگران اعلیٰ : سید محمد شاہ ہیڈ ماسٹر گونیال دراس
صدر : سید قاسم شاہ تھروشی دراس
جنرل سکریٹری : محمد ابراہیم اکاؤنٹینٹ دونچک

انتظامیہ کو اختیار دیا گیا کہ وہ موزون اہلیت کے حامل افراد کو آگے لاکر انجمن کے انتظامی امور کو بہتر طور پر چلائیں۔
حشمت اللہ راجہ کرگل

ممتاز عالم دین سید علی گوبھما کرگل کا انتقال :

ممتاز عالم دین سید علی گوبھما کرگل ۱۰۵ برس کی عمر پاکر اس دار فانی سے رحلت کر گئے ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ مرحوم ملت صوفیہ نوربخشیہ کا سرمایہ تھے ۔ ان کی وفات سے جو خلا پیدا ہوا ہے اس کا پر ہونا تادیر ممکن نہیں ہے ۔ مرحوم کی روح کے ایصال ثواب کے لئے انجمن صوفیہ نوربخشیہ دراس کرگل کی جانب سے فاتحہ خوانی کی گئی جس میں کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی ۔ اس موقع پر مرحوم کے تینوں صاحبزادوں نے بھی شرکت کی ۔ شرکاء نے مرحوم کی دینی خدمات کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا اور اس عزم کا اظہار کیا کہ ان کے مشن کو جاری رکھنے کے لئے ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔
حشمت اللہ راجہ شمشاہ کرگل

تعزیت نامہ :

سول جج محمد علی صاحب کی وفات کی خبر نوائے صوفیہ کی وساطت سے ہم تک پہنچی ۔ یہ ایک قومی سانحہ ہے۔ مرحوم نے اپنے خلوص ، جرأت اور انصاف پسندی سے قوم کو ایک نیا عزم اور نیا ولولہ عطا کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔
منجانب نوجوانان صوفیہ نوربخشیہ
متحدہ عرب امارات

موضع گمبہ برداس اور ایک تقریب اعتکاف :

گزشتہ دنوں ہمیں اعتکاف کی آخری تقریب میں شرکت کے لئے گمبہ بورداس جانے اور وہاں کے دینی احوال سے آگاہی کا موقع ملا۔ یہ مشاہدات قارئین نوائے

صوفیہ کے لئے دلچسپی کا باعث ہوں گے۔

بلغار اور تھلے کے درمیان نالہ تھلے کے بائیں کنارے پر بورداس کے نام سے دو مواضعات ہیں جو گونمہ بورداس (تھلے کا علاقہ) اور گمبہ بورداس (بلغار کا علاقہ) کہلاتا ہے۔ گمبہ بورداس کی آبادی ۴۸ گھرانوں پر مشتمل ہے جو سب کے سب صوفیہ نورخشیہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ آبادکاری سے قبل ہی یہاں مسجد کی بنیاد ڈالی گئی تھی۔ آبادی میں اضافے کی وجہ سے مسجد کی گنجائش محدود ہو گئی تھی چنانچہ پچھلے سال اہالیان موضع نے اپنی مدد آپ کے تحت اس کی توسیع و تعمیر کا ایک بڑا منصوبہ ترتیب دیا۔ بورداس کے مخلص لوگوں نے مسجد سے ملحقہ اپنے مکانات پیش کئے جنہیں معاوضہ کے طور پر دیگر جگہ مکانات بنا کر دیئے گئے۔ ان کی منتقلی کے بعد مسجد اور مذکورہ مکانات کو گرا کر قدیم و جدید طرز تعمیر کا شاہکار دو منزلہ جامع مسجد صوفیہ نورخشیہ گمبہ بورداس مکمل کی گئی جو اپنے خوبصورت محرابی برآمدوں کی وجہ سے خوبصورت منظر پیش کرتی ہے۔

جیسا کہ بتایا جا چکا ہے کہ علاقے کی پوری آبادی صوفیہ نورخشیہ سے تعلق رکھتی ہے۔ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ یہاں نہ تو کوئی سادات کا گھرانہ ہے اور نہ کوئی مشہور و معروف عالم دین گزرا ہے پھر بھی لوگ سراخ العقیدہ صوفی ہیں۔ یقیناً یہ یہاں کے فرشتہ صفت اور درویش منش اخوند (ملا) ہی کا کارنامہ ہے۔

موضع میں ایک پرائمری سکول کھل چکا ہے لیکن بچیوں کی تعلیم کا کوئی بندوبست نہیں ہے۔ دینی تعلیم کا بھی معقول بندوبست ہے اور اخوند غلام رسول صاحب اور اخوند علی صاحب بڑے جوش و جذبے سے درس و تدریس میں مصروف رہتے ہیں۔

علاقے کی سطح پر انجمن صوفیہ نورخشیہ اور نوجوانوں کی تنظیم نورخشیہ یوتھ فیڈریشن بھی قائم ہے۔ ان دونوں تنظیموں نے مذکورہ جامع مسجد کی تعمیر میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ مختصراً اہل علاقہ کی دنیوی اور دینی حالت بالکل اطمینان بخش ہے۔

نماز عشاء کے بعد اہل اعتکاف کی آخری تقریبات ہوئیں۔ یہاں ۳۵ افراد سہ روزہ اعتکاف میں بیٹھے تھے جن کی قیادت صوفی محمد بشیر خپلو اور صوفی محمد ابراہیم بلغاری کر رہے تھے۔ تقریب میں شرکت کے لئے تھلے، بلغار، ڈوغنی اور کھرکو سے بکثرت لوگ آئے تھے۔ خپلو سے مولانا محسن علی سرموی اور مولانا محمد بشیر آفتاب یوچنگ کے علاوہ راقم السطور خاص طور پر آیا تھا۔ علمائے کرام کی ایک بڑی تعداد بھی وہاں موجود تھی۔ مولانا محسن صاحب اور یہ عاجز مہمان خصوصی تھے۔

آخری تقریب سے جناب مولانا محمد کثیر صاحب، مولانا محمد صاحب، مولوی علی صاحب، مولانا اخوند محمد صاحب، مولانا محمد بشیر آفتاب صاحب، کاچو اختر حسین بلغاری صاحب اور مولانا نثار حسین صاحب نے خطاب کیا۔ آخر میں مہمان خوصی اور مولانا محسن علی صاحب نے صدر تقریب کی حیثیت سے خطاب کیا۔ یوں رات کے تقریباً پونے بارہ بجے یہ یادگار تقریب اختتام کو پہنچی۔

میر عبدالعزیز کا سانحۂ ارتحال:

گزشتہ دنوں انٹرنیشنل شاہ ہمدان کانفرنس کے جنرل سکریٹری، ہفت روزہ انصاف راولپنڈی اور ٹائم آف

کشمیر کے مدیر اور معروف کشمیری دانشور و ادیب میر عبدالعزیز صاحب قضائے الٰہی سے انتقال کر گئے۔ میر صاحب ماہنامہ نوائے صوفیہ کے قلمی معاون تھے اور اہل صوفیہ نوربخشیہ سے گہری ارادت رکھتے تھے۔ کشمیر، بلتستان اور تاجکستان میں انٹرنیشنل شاہ ہمدان کانفرنس منعقد کرانے میں میر صاحب نے اہم کردار ادا کیا۔ ان کانفرنسوں کی بدولت شاہ ہمدانؒ کے آفاقی پیغام کو دنیا کے ہر کونے میں پہنچانے میں مدد ملی اور مختلف سربراہان مملکت نے ان میں شرکت کی۔ ڈاکٹر آغا حسین ہمدانیؒ اور میر عبدالعزیز اس بین الاقوامی تنظیم کے دو اہم ستون تھے۔ بدقسمتی سے یہ دونوں اصحاب ہمیں داغ مفارقت دے چکے ہیں۔ قبل ازیں ہمدانیات کے اہم محقق ڈاکٹر محمد ریاض بھی انتقال کر چکے تھے۔ ان تمام اہل علم کی وفات ہمدانیات کیلئے ناقابل تلافی نقصان ہے۔ میر صاحب انتھک محنت کرنے والے درویش صفت انسان تھے۔ کشمیر کی تاریخ اور سیاست پر وہ ایک اتھارٹی کی حیثیت رکھتے تھے انہوں نے اپنی ساری زندگی جدوجہد آزادی کشمیر کے لئے وقف کردی۔ ان کی خدمات کے صلے میں انہیں صدارتی ایوارڈ سے بھی نوازا گیا تھا۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

(ادارہ)

قرآن خوانی:

انجمن فلاح و بہبود گلشن کبیر رجسٹرڈ ہیڈ آفس کراچی میں انجمن اراکین کا ایک تعزیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں الحاج سید علی شاہ کے انتقال پر اظہار تعزیت کے علاوہ قرآن خوانی کی گئی۔

محمد عبداللہ راہی خزانچی

این وائی ایف کے وفد کا دورہ:

نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن گلاب پور شیگر یونٹ کے ایک وفد نے جناب ہادی علی تمنا کی قیادت میں گلگت، اسلام آباد اور لاہور کا تفصیلی دورہ کیا۔ اسلام آباد میں انہوں نے این وائی ایف کے عہدیداروں سے ملاقات کی۔ لاہور میں این وائی ایف یونٹ نے ان کے اعزاز میں ایک جلسہ کا اہتمام کیا جس سے موسیٰ خان شیگری، ہادی علی تمنا گلزار حسین گلاب پوری، وزیر علی گلاب پوری اور اکبر جاوید ابدالی نے خطاب کیا۔ آخر میں مولانا غلام رسول نے دعائے خیر کی۔ بعد ازاں وفد کراچی کے لئے روانہ ہو گیا۔

نثار علی شیگری حال لاہور

تعزیتی اجلاس:

تنظیم ریاض الاولیاء صوفیہ نوربخشیہ کورو مقیم کراچی کا ایک تعزیتی اجلاس جناب مولانا غلام مہدی صاحب کے زیر صدارت منعقد ہوا جس میں ممتاز عالم دین سید علی شاہ صاحب اور بانی مدرسہ شاہ ہمدان جناب حج محمد علی صاحب کے انتقال پرملال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا اور مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔

تنظیم کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے ایک اور تعزیتی اجلاس میں انجمن اسلامیہ نوربخشیہ کورو کے صدر جناب محمد ابراہیم لقدوم صاحب کی والدہ کی وفات پر

اظہار تعزیت اور اجتماعی دعا کی گئی۔
محمد علی روزی جنرل سکریٹری

پیغام تہنیت :

اراکین تنظیم فدائیان آل رسول ﷺ صوفیہ نورنجشیہ کریس جناب غلام علی حیدری ، انجینئر محمد اسماعیل اور محمد جعفر کو ناردرن ایریا قانون ساز کونسل کے حالیہ انتخابات میں کامیابی پر مبارک باد پیش کرتے ہیں۔
سکریٹری نشرواشاعت

یوم امام آخرزمانؑ :

۱۵ شعبان المعظم کو تنظیم فدائیان آل رسول صوفیہ نورنجشیہ کریس کے زیر اہتمام یوم ولادت امام آخر زمان محمد مہدیؑ انتہائی عقیدت کے ساتھ منایا گیا۔ صدر جلسہ مولانا محمد علی عارف تھے۔ مقررین اور قصیدہ خوانوں میں عارف حسن صاحب ، اخوند غلام محمد صاحب ، ملا ابراہیم صاحب ، محمد علی صاحب ، غلام علی صاحب ، غلام حیدر حیدری صاحب ، ذکریا صاحب ، عقیل حسین صاحب روزی علی شبیری صاحب اور صدر جلسہ مولانا محمد علی عارف صاحب شامل تھے۔ اس تقریب میں اہل تصوف کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔
سکریٹری نشرواشاعت

این وائی ایف کا جلسہ :

این وائی ایف سمن آباد گلاب پور شیگر کا اجلاس گزشتہ دنوں مدرسہ شاہ مردان صوفیہ نورنجشیہ سمن آباد گلاب پور شیگر میں منعقد ہوا جس میں تنظیم کے نومنتخب عہدیداروں سے حلف لیا گیا۔ ان کے نام درج ذیل ہیں۔

صدر	غلام مہدی صاحب
نائب صدر	سکندر حسین صاحب
جنرل سکریٹری	احمد خان ریاض صاحب
جوائنٹ سکریٹری	نور محمد نورانی صاحب
رابطہ سکریٹری	عبدالسلام صاحب
فنانس سکریٹری	احمد حسین دلشاد صاحب

اجلاس میں اسماعیل ، نثار حسین ، فرمان علی ، باقر حسین ، غلام محمد ، شیر محمد اور امان اللہ بھی شریک تھے

عبدالسلام رابطہ سکریٹری

غورسے میں محفل اعتکاف :

رمضان کے آخری عشرے میں غورسے میں سہ روزہ اعتکاف کا اہتمام ہوا جس کی نگرانی مولانا عبدالسلام صاحب چھچن نے کی۔ اختتام پر ایک عظیم الشان جلسہ ہوا جس میں غلام حسین دانش صاحب ، اخوند علی مہامہ صاحب ، مولوی حسین صاحب ، بوا ابراہیم صاحب اور صدر جلسہ مولانا عبدالسلام نے اعتکاف کی اہمیت پر تقریریں کیں۔
غلام حسین دانش معلم

صوفیہ ایسوسی ایشن کا قیام :

براہ بروقپہ میں پہلی بار صوفیہ ایسوسی ایشن کے نام سے ایک تنظیم کا قیام عمل میں آیا ہے۔ ماہ دسمبر کے پہلے عشرے میں ہونے والی ہنگامی میٹنگ میں عہدیداروں

کو ان کے عہدے سونپے گئے جو یہ ہیں۔

۱۔ نگران اعلیٰ	مولوی محمد اسحاق
۲۔ صدر	موسیٰ علی
۳۔ نائب صدر	غلام علی
۴۔ جنرل سکریٹری	احمد علی
۵۔ ڈپٹی جنرل سکریٹری	ایم ابراہیم
۶۔ آفس سکریٹری	احمد علی
۷۔ پریس سکریٹری	محمد اسماعیل
۸۔ رابطہ سکریٹری	نجف علی
۹۔ نائب فنانس سکریٹری	عبدالرشید
۱۰۔ سکریٹری نشرواشاعت	محمد بشیر
۱۱۔ فنانس سکریٹری	ایم اسحاق

اعجاز حسین جان طالبعلم

سہ روزہ اعتکاف:

براو بروقپہ میں گزشتہ چار سالوں سے عرفان و تصوف کے متوالوں کا نفس کشی اور اعتکاف نشینی کا سلسلہ جاری ہے۔ امسال حاجی محمد خلیل اور حاجی ثناء اللہ کی قیادت میں سولہ افراد اعتکاف نشین ہوئے اعتکاف کے اختتام پر ایک روحانی محفل برپا ہوئی جس میں بابو غلام علی عبدالرشید صاحب ، محمد جاد صاحب ہیڈماسٹر ، اعجاز حسین ، قاری محمد امین ، محمد اشرف ، نوری ، محمد علی ، بوا علی جان ، عبدالکریم اخوندپا ، عبدالقادر ، محمد امین ، اخوند علی توس ، سجاد حسین اور حاجی ثناء اللہ صاحب نے تقاریر اور نعت خوانی کی ۔ درود و سلام کی گونج میں یہ محفل برخاست ہوئی۔

اعجاز حسین جان طالبعلم

انجمن تحفظ اہلِ یوچنگ کے انتخابات:

۴ فروری ۲۰۰۰ کو انجمن تحفظ اہلیان یوچنگ کا ایک اہم اجلاس محمد باقر صاحب صدر انجمن کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل ارکان کا انتخاب عمل میں آیا۔

۱۔ محمد باقر	چیرمین
۲۔ عبدالحمید	صدر
۳۔ سرور علی	جنرل سکریٹری
۴۔ غلام مہدی	نائب صدر
۵۔ کامران خان	فنانس سکریٹری
۶۔ علی موسیٰ	رابطہ سکریٹری
۷۔ قربان علی	ناظم اجلاس
۸۔ غلام مہدی	سکریٹری نشرواشاعت

غلام مہدی سکریٹری نشرواشاعت

مرکزی این وائی ایف کی عبوری کابینہ

۲۳ جنوری ۲۰۰۰ کو این وائی ایف کے مرکزی دفتر میں قائم مقام صدر جناب مجاہد حسین کاوش کی زیر صدارت این وائی ایف پاکستان کا ایک اعلیٰ سطحی اجلاس ہوا جس میں مرکزی کابینہ کی اب تک کی کارکردگی کا تنقیدی جائزہ لیا گیا۔ صدر تنظیم نے شاہ سید محمد نور بخشؒ کی اتحاد بین المسلمین کی تحریک کو جاری و ساری رکھنے کی اہمیت اور این وائی ایف کی کارکردگی کو اکیسویں صدی کے تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے پر زور دیا۔ صدر تنظیم نے

نئی عبوری کابینہ کا بھی اعلان کیا اور امید ظاہر کی کہ نئی انتظامیہ تنظیمی امور کے سلسلے میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں برتے گی ۔ اجلاس سے انجینئر فاچو غلام عباس ، محمد بشیر سکساوی ، عبدالستار اور محمد انور نے بھی خطاب کیا۔

محمد سلیم حیدر مرکزی نشرواشاعت سکریٹری

پریس ریلیز:

شمالی علاقوں کی تاریخ ساز شخصیت اور مدرسہ شاہ ہمدان کے بانی ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج جناب محمد علی صاحب کی رحلت ہم سب کے لئے باعث حزن ہے ۔ تاریخ نورنخشیت میں ان کی خدمات کو سنہرے حروف سے لکھا جائے گا۔

مجاہد حسین کاوش این وائی ایف کراچی

سکسہ ہوسٹل میں محفلِ عید:

گزشتہ دنوں انجمن صوفیہ نوربخشیہ سکسہ کے زیر اہتمام سکسہ ہوسٹل منظور کالونی کراچی میں عید یوم ولادت حضرت امام حسن علیہ السلام عزت و احترام کے ساتھ منائی گئی ۔ صدر جلسہ انور حسین صاحب اور مہمان خصوصی محمد خان صاحب تھے جبکہ مقررین اور نعت خوانوں میں صوفی محمد علی ، محمد اقبال ، نثار علی ، غلام رسول ، وقار عباس ، ریاض علی ، محمد حسین ، غلام محمد ، ابرار حسین اور میر محفل سید انور صاحب شامل تھے۔

ایم افضل گلزار کراچی

اظہار تشکر:

سیاچن ہاؤس راولپنڈی کے سانحہ میں حاجی غلام علی سلتروی اور ان کے اہل خانہ متاثر ہوئے تھے اس بدقسمت خاندان کی زندگیاں بچانے کے لئے پوری بلغتی براوری نے جس خلوص اور ہمدردی کا مظاہرہ کیا وہ پوری قوم کے لئے قابل فخربات ہے ۔ انجمن فلاح و بہبود سلترو ر راولپنڈی اسلام آباد کی انتظامیہ تمام بھائیوں اور بہنوں ،مذہبی تنظیموں اور جناب عابد عبداللہ چیف ایڈیٹر باد شمال کے تعاون کے لئے شکر گزار ہے ۔

محمد دین و جی ایچ معروفی صدر و جنرل سکریٹری
انجمن فلاح و بہبود سلترو راولپنڈی اسلام آباد

اسلام آباد میں اعتکاف نشینی :

گزشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی رمضان المبارک کے آخری عشرے میں جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ اسلام آباد میں تصوف کے پروانوں نے اعتکاف نشینی کا اہتمام کیا ۔ اس عمل خیر میں مولانا غلام حسین نورانی صاحب فاضل عربی ۔ ایم اے ، مولانا انور تھلوی صاحب نائب امام ، اخوند عبداللہ صاحب اور اخوند حسین صاحب کے ساتھ تقریباً ۵۰ خوش نصیبوں نے شرکت فرمائی ۔ اخوند حسین صاحب اور مولانا غلام حسین نورانی صاحب نے عبادت و ریاضت اور وظائف کے فوائد اور آج کے مادی دور میں ان کی اہمیت اور ضرورت پر روشنی ڈالی ۔ آخری روز حمد و نعت اور اسلام کی سربلندی اور امت مسلمہ کے اتحاد و اتفاق کے لئے دعا کے ساتھ یہ روحانی محفل اختتام پذیر ہوئی ۔

اخوند محمد حسین اسلام آباد

مدرسہ شاہ ہمدان کا اظہار تشکر :

مدرسہ شاہ ہمدان کی دو رکنی چندہ کمیٹی نے خپلو کے علاقے غورسے سے شروع کر کے سلترو، چھت ، تھگس ، گلشن کبیر ، بلدی ، اور دم سم وغیرہ کا دورہ کیا اور مدرسہ کے لئے چندہ جمع کیا۔ عوام نے ہر جگہ ان استقبال کیا اور بھرپور تعاون کیا۔ معزز اراکین نے عوام کے خلوص کی تعریف کی اور شکریہ ادا کیا۔ (منتظمین مدرسہ شاہ ہمدان)

الچوڑی میں آستانہ عالیہ کی مرمت

شیگر الچوڑی میں انجمن فروغ تصوف کی زیر نگرانی پرانے آستانے کی مرمت کا کام شروع ہو گیا ہے۔ اس کام میں علاقے کے عوام خصوصاً جناب حاجی علی صاحب گہری دلچسپی لے رہے ہیں اور اب اختتامی مراحل میں ہے۔

محمد اسلم فریدی الچوڑی شیگر

شاہ ہمدان انعامی سکیم :

شاہ ہمدان سٹوڈنٹس فیڈریشن سرمک نے اس سال سرمک کے تعلیمی اداروں میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلبا و طالبات کی حوصلہ افزائی کے لئے شاہ ہمدان" کے اسم گرامی سے منسوب ایک انعامی سکیم کا اہتمام کیا اور اول ،دوم اور سوم آنے والے طلباء کو انعام دیا۔

پریس سکریٹری ایس ایس ایف سرمک

تعزیتی اجلاس :

شاہ ہمدان سٹوڈنٹس فیڈریشن سرمک کے زیر اہتمام ایک تعزیتی اجلاس میں فخر نوربخشیہ سید علی شاہ مرحوم اور مجاہد نوربخشیہ سیشن جج محمد علی صاحب مرحوم کے اچانک انتقال پر رنج و غم کا اظہار کیا گیا اور اسے عظیم قومی سانحہ قرار دیا گیا۔

سکریٹری نشرواشاعت
شاہ ہمدان سٹوڈنٹس فیڈریشن

اعتکاف کا نورانی اجتماع :

حسب سابق امسال بھی رمضان المبارک کے بابرکت مہینے میں تصوف کے پروانوں نے کثیر تعداد میں تاریخی جامع مسجد اوڈوا کریس میں مولانا محمد علی عارف کے زیر قیادت اعتکاف نشینی کا اہتمام کیا۔ اعتکاف کی آخری رات اہل کریس نے معتکفین کا استقبال کیا۔ مولانا مراد علی نوری اور مولانا ذاکر احمد ساقی نے فضائل اعتکاف پر روشنی ڈالی۔ آخر میں مذہب حقہ کی ترقی اور کامرانی اور اتحاد و اتفاق کے لئے دعا کی گئی۔

محمد اسماعیل کریسی

عید ملن :

نوجوانان ٹی جی ایسوسی ایشن سرموں نے عیدالفطر کے موقع پر ایک پروگرام ترتیب دیا اور روالپنڈی اسلام آباد کے نوربخشی بزرگوں کے گھر گھر جا کر عید ملے نیز ہسپتال میں مریضوں کی عیادت بھی کی۔

ریاض حسین سرموی اسلام آباد

نوید جاں فزا اور صلائے عام :

مسلک نوربخشیہ سے قلبی تعلق رکھنے والوں کو

اطلاع ہو کر گزشتہ سال مجھے حاجی غلام نبی صاحب نے جدید کمپیوٹر فراہم کیا ہے جبکہ امسال حاجی محمد سلیم صاحب نے مبلغ ۱۰۰۰۰ روپے کی رقم فراہم کی ہے۔ بفضل تعالیٰ میں چونکہ معاشی طور پر خود کفیل ہوں اس لئے اس رقم سے میں نے ایک مربوط تحقیقی اور اشاعتی پروگرام کی بنیاد ڈالنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس پروگرام کی ترجیحات درج ذیل ہوں گی۔

۱۔ بزرگان سلسلہ ذہب کی دنیا بھر کی لائبریریوں میں بکھری ہوئی تصانیف کے نقول اکٹھے کرنا۔

۲۔ بزرگان نورخشیہ کی غیر شائع شدہ تصانیف کو سلسلہ وار تحقیق و ترجمہ کے ساتھ شائع کرنا۔

۳۔ اکیسویں صدی کے تقاضوں کے مطابق اردو اور انگریزی زبانوں میں نورخشی بزرگوں سے متعلق لٹریچر کی تیاری۔

۴۔ باصلاحیت نورخشی اہل قلم کو تصنیف و تالیف کی ترغیب اور تربیت دے کر ان کی صلاحیتوں کو اجاگر کرنا۔

اگر آپ کو مندرجہ بالا مقاصد سے اتفاق ہے تو:

۱۔ اشاعتی ادارے کے لئے ایک باوقار نام تجویز فرمائیں۔

۲۔ اس پروگرام کو مفید اور مؤثر بنانے کے لئے تجاویز دیں۔

۳۔ بزرگان نورخشیہ کے علمی آثار اور یادگاروں کی نشاندہی اور حصول میں مدد فرمائیں۔

۴۔ اس کار خیر کے لئے حتی الوسع مالی تعاون کریں۔

المشتہر غلام حسن نورخش ایم اے
خسیر گرونگ خپلو بلتستان

بقیہ : تعارف صوفیہ نوربخشیہ

درود و سلام ہو ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی آل اور آپ کے اصحاب کرامؓ پر ہو

۶۔ اوراد فتحیہ کے آخری حصے میں صحابہ کرام پر یوں درود و سلام کے تحائف بھیجے گئے ہیں جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا ہے۔

آگاہ رہے کہ ہمارے کلمہ طیب کا یہ حصہ لاینفک ہے جس میں علی محبھم رحمۃ اللہ و علی مبغضھم لعنۃ اللہ کا اعلان کیا گیا ہے۔ اہل صوفیہ نورخشیہ کو اسی کی روشنی میں چلنا چاہئے تاکہ حق مستور نہ ہو۔

(جاری ہے)

بقیہ مجموعۂ شریعتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم

اگر تندرست و توانا نماز گزار مذکور جان بوجھ کر نہیں بلکہ نادانی اور جہالت کی بنا پر پوری قراءت کو چھوڑ بیٹھے یا قراءت کا کچھ حصہ چھوڑ جائے تو دونوں صورتوں میں اس کی پڑھی گئی نماز بطلان نہیں بلکہ نقصان سے دوچار ہوگی۔ مطلب یہ ہے کہ ایسا نماز گزار ادائیگی نماز سے اس قدر سبکدوش ہو سکے گا جس قدر اس کی نماز میں نقص رہ گیا ہے۔ چنانچہ جملہ نماز گزار حضرات کے لئے ضروری ہے کہ وہ نماز جیسی اہم ترین عبادت کی بجاآوری کے وقت نہ "سبب بطلانِ نماز" پیدا ہونے دیں اور نہ ہی "سبب نقصانِ نماز" وجود پذیر کریں بلکہ وہ سبب کمالِ نماز پیدا کر کے اخروی کامرانی کے حق دار ٹھہریں۔

(جاری ہے) ....

نامۂ سالک

قارئین کے خطوط

ہومیو ڈاکٹر ایم اے شاہد

سیکڑوں قارئین کی طرح نوائے صوفیہ کی تبلیغی مساعی کے بارے میں بھی اپنے خیالات کا اظہار کرنا چاہتا ہوں۔ مولانا شکور علی انور اور مولانا غلام حسن کی قلمی کاوشوں نے رسالے کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔ نوربخشیات کے موضوع پر مولانا شکور علی انور کا سلسلہ مضمون بہت گراں قدر ہے۔ دیگر علمائے کرام کو بھی چاہیے کہ اس نیک کام میں حصہ لیں اور اپنے مضامین نوائے صوفیہ کی زینت بنائیں۔

رستم علی بلغاری گلگت

نوائے صوفیہ کا پرانا قاری ہوں ایک سال سے رسالے سے رابطہ منقطع تھا اب مستقل قاری بنا چاہتا ہوں۔ ہمارے ہر دلعزیز رسالے کا ہر مضمون قابل تعریف ہے۔ میری دعا ہے کہ نوائے صوفیہ دن دوگنی رات چوگنی ترقی کرے۔ سالانہ چندہ ارسال ہے۔

محمد عبداللہ راہی
گلشن کبیری ہاؤس نمبر 244 بلاک L سیکٹر نمبر 1
گلی نمبر 10 پختون آباد منگھوپیر روڈ کراچی نمبر 26

اللہ کا شکر ہے کہ آج نوائے صوفیہ دنیا کے ہر کونے میں ہر نوربخشی کے ہاتھ میں نظر آتا ہے۔ مجھ جیسے کم علم لوگ بھی اس رسالے کی بدولت بہت کچھ سیکھ چکے ہیں۔ گزشتہ شمارے میں مفتی اعظم جناب مولوی عبداللہ کا انٹرویو، مضمون مسیح و محمدؐ اور دنیائے تصوف کی خبریں دلچسپ تھیں۔ رسالہ ہر لحاظ سے قابل تعریف ہے۔

شمیم رضا علی مکھوا خپلو گنچھے

نوائے صوفیہ کی بروقت ترسیل کا شکریہ۔ یہ نہایت معیاری اور دلکش رسالہ ہے اور جو نوربخشی عوام کو دینی مسائل سے آگاہ کرنے کا واحد ذریعہ ہے۔ آپ کے مسائل اور ان کا حل اور مفتی عبداللہ صاحب کا انٹرویو دونوں بہت پسند آئے۔ آئندہ بھی علمائے کرام کے انٹرویو شائع کرنے کی کوشش کریں۔

محمد سلیم ڈپٹی جنرل سکریٹری
این وائی ایف ژھوق یونٹ

نوائے صوفیہ کا دلدادہ ہوں۔ ملت نوربخشیہ کو شعور و آگاہی کی منزل تک لانے میں اس رسالے کا اہم کردار ہے۔ آپ کے مسائل اور ان کا حل اور احسان دانش صاحب کا کلام بہت پسند آئے۔

شکور علی خپلوی کراچی

نوائے صوفیہ کا قاری ہوں۔ اس رسالے کی بدولت نوربخشی عوام میں مذہبی شعور بیدار ہوا ہے اور دنیا بھر کے اہل تصوف ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو گئے ہیں۔

ممتاز حسین مفتی سریکی کراچی

نوائے صوفیہ کا نومبر کا شمارہ ملا نوائے صوفیہ کی

ترسیل دوبارہ شروع ہونے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ اس شمارے میں قبلہ فقیر محمد ابراہیم صاحب کا تفصیلی انٹرویو بہت پسند آیا۔ اللہ تعالیٰ ایسے بزرگوں کا سایہ ہم پر قائم رکھے۔ مدرسہ یوپی امباڑی کی حوصلہ افزائی اور اشتہار کی اشاعت کے لئے بہت شکر گزار ہیں اس ادارے کو چلانے کے لئے ہمیں آپ کے مشوروں کی بھی ضرورت ہے۔ ہماری اپیل کی اشاعت کے باعث نور بخشی بھائیوں نے دل کھول کر امداد کی مدرسے کی عمارت کا فاؤنڈیشن اور لینٹر کا کام ہو چکا ہے باقی کام زور و شور سے جاری ہے۔ عید کے بعد نودہ لداخ کے جنرل سکریٹری و صدر اور چند ممبران بھی کام کی رفتار کا جائزہ لینے یوپی جا رہے ہیں۔ ہمیں ابھی بہت سا کام کرنا ہے اس لئے ہماری اپیل کو مکرر شائع کریں۔

شمشیر علی صوفی گورنمنٹ کنٹریکٹر
اینڈ ٹرانسپورٹ لیہ لداخ

نوائے صوفیہ کا مستقل قاری ہوں اور باقاعدگی سے اس کا مطالعہ کرتا رہتا ہوں۔ نوائے صوفیہ کا چندہ ارسال کیا ہے۔ اب نئے پتے پر رسالہ ارسال کریں۔

سپاہی فدا حسین ارمان خریداری نمبر 564

میں نوائے صوفیہ کا قاری ہوں اور اس کا مستقل خریدار بننا چاہتا ہوں لیکن یہاں پشاور میں نور بخشی مرکز کی عدم موجودگی کی وجہ سے باقاعدہ خریداری ممکن نہیں۔ اس سلسلے میں مجھے کیا کرنا ہوگا۔

ڈاکٹر عبدالکریم فرنٹیر میڈیکل کالج پشاور

(جواب۔ مستقل خریدار بننے کے لئے آپ کو مبلغ ۱۴۴ روپے سالانہ چندہ اپنے مکمل پتے کے ساتھ ارسال کرنا ہوگا۔ رسالہ آپ کے پتے پر باقاعدگی سے پہنچتا رہے گا۔)

نوائے صوفیہ کا مستقل قاری ہوں۔ ملازمت کے سلسلے میں تبادلہ ہوتا رہا اور رسالہ باقاعدگی سے نہ مل سکا۔ اب موجودہ پتہ پر رسالہ باقاعدگی سے ارسال کیا کریں۔

سپاہی محمد ابراہیم شیگری
سندھ بیراج کالونی سکھر

نوائے صوفیہ کا قاری ہوں چند سوالات بغرض اشاعت ارسال ہیں۔

سکندر علی کورو

اکتوبر ۱۹۹۸ء میں کراچی سے میرا تبادلہ ہو چکا ہے۔ پتہ کی تبدیلی نوٹ کریں۔

فدا علی خریداری نمبر 661

قطعہ

اندازِ بیاں گرچہ بہت شوخ نہیں ہے
شاید کہ اتر جائے ترے دل میں مری بات
یا وسعتِ افلاک میں تکبیر مسلسل
یا خاک کے آغوش میں تسبیح و مناجات
یہ مذہبِ مردانِ خود آگاہ و خدا مست
یہ مذہبِ ملا و جمادات و نباتات

اقبالؔ

ماہنامہ نوائے صوفیہ کے مستقل خریدار اور نمائندگان توجہ فرمائیں

۱۔ مستقل خریدار حضرات آئندہ خط و کتابت میں اور خصوصاً منی آرڈر بھیجتے وقت اپنا مکمل پتہ اور خریداری نمبر لکھنا نہ بھولیں۔ خریداری نمبر نہ لکھنے کے باعث ریکارڈ کو چیک کرنا انتہائی طویل اور پیچیدہ ہو جاتا ہے۔

۲۔ جن مستقل خریداروں کو دو رسالے موصول ہو رہے ہوں یا ان کا پتہ تبدیل ہوا ہو وہ ہمیں اس سے مطلع فرمائیں

۳۔ کچھ مستقل خریداروں کی جانب سے رسالہ نہ ملنے کی شکایت موصول ہوتی ہے۔ اس سلسلے میں آگاہ کیا جاتا ہے کہ ادارہ کی جانب سے ہر مستقل خریدار کو ہر ماہ رسالہ بھیجا جاتا ہے۔ اگر نہ ملے تو ڈاک کے متعلقہ حکام سے رجوع فرمائیں۔

۴۔ تمام مستقل خریداروں کے خریداری نمبر پتے کے ساتھ تحریر ہیں۔ اس نمبر کو ذہن نشین کر کے آئندہ خط و کتابت میں اسی کا حوالہ دیا جائے۔

۵۔ نمائندہ حضرات سے گزارش ہے کہ بقایا جات جمع کرتے وقت مستقل خریداروں سے ان کا خریداری نمبر پوچھ کر تحریر فرمائیں۔ ساتھ ہی نئے اور پرانے خریداروں کی الگ الگ فہرست ارسال فرمائیں۔

۶۔ نئے خریدار بننے کے خواہشمند منی آرڈر کوپن پر نئے خریدار ہونے کا تذکرہ کریں اور مکمل پتہ بھی تحریر فرمائیں۔

۷۔ جن مستقل خریداروں کا سالانہ چندہ ختم ہو گیا ہے انہیں ریمائنڈر جاری کر دیا گیا ہے اگر کسی نے سالانہ چندہ پہلے ہی جمع کروا دیا ہے تو اس ریمائنڈر کو منسوخ سمجھا جائے۔ اس سلسلے میں ہمارے نمائندے سے یا براہ راست ادارہ نوائے صوفیہ کو مطلع فرمائیں۔ یہاں بھی اپنا خریداری نمبر لکھنا نہ بھولئے۔

موت

شیخ غلام حسین سحر

بن کے پیغامِ الٰہی موت آئے گی کبھی
روح تیری جسدِ خاکی چھوڑ جائے گی کبھی

تُو نے سینے سے لگا رکھی ہے دنیا عمر بھر
تجھ کو آغوشِ لحد میں یہ بٹھائے گی کبھی

موت کا منشور سننا ہے تو کر لے انتظار
وہ کوئی قصہ عجب تجھ کو سنائے گی کبھی

جس فضا میں ہو رہی ہے تیری تجدیدِ حیات
وہ پلٹ کر موت کا پیغام لائے گی کبھی

زندگی جو کچھ دکھا سکتی تھی وہ دکھلا چکی
موت بھی نیرنگیاں اپنی دکھائے گی کبھی

ان حقائق میں سحر جو ماورائے زیست ہیں
اک حقیقت موت ہے جو آ ہی جائے گی کبھی

قصیدۂ فرزدق در شانِ امام زین العابدین

قصیدہ نگار : فرزدق

ترجمہ : غازی محمد نعیم

وادیٔ بطحا کی برکت کا سبب ان کے قدم — خوب واقف ان سے بیت اللہ اور حل و حرم
فاطمہؑ کا ہے جگر گوشہ ، نہیں تجھ کو خبر — ان کے نانا خاتمِ کل انبیاء ہیں بے خبر
جن کی یہ اولاد ہیں بے شک ہیں وہ خیر البشر — پھر نہ ہوں کیوں پاک باطن اور پاکیزہ نظر
ہے ضیاء پاش ان کے چہرے کی صباحت اس طرح — ہو طلوعِ مہر سے کافور ظلمت جس طرح
جب نظر نیچی کیے محفل میں ہوں وہ باحیا — اہلِ محفل اس کی ہیبت سے ہوں بے حرف و صدا
حاملِ عزوشرف ہیں اس قدر اہلِ حرم — رشک کرتے ان پہ ہیں اہلِ عرب اہلِ عجم
دیکھ کر اہلِ قریش ان کو یہ کہتے ہیں سبھی — انتہا جود و کرم کی بس انھی پر ہو چکی
ان کے نانا جملہ نبیوں سے ہیں افضل لاجرم — اور فضیلت ان کی امت کو ہے بر جملہ امم
بہر بوسہ عزم کرتے ہیں جو یہ ابنِ کریم — ہاتھ ان کے خود ہی بڑھ کر چوم لیتا ہے حطیم
ہاتھ میں سیدؑ کے بید مشک کی ہے جو چھڑی — رنگ و خوشبو میں فروتر اس سے پھولوں کی لڑی
نرم ہے ان کا مزاج اور ان کا غصہ بے خطر — حسنِ صورت حسنِ سیرت میں وہ سب سے خوب تر
ان کا ہے اخلاق اخلاقِ رسالتؐ ، پاک ہے — جو بھی عنصر اس میں شامل ہے نہایت پاک ہے
تو نہ پہچانے تو کیا ہو جائے عزت ان کی کم ؟ — جانتا ہے ان کو تو سارا عرب سارا عجم
ہاتھ ہیں ان کے سخی بارانِ رحمت کی طرح — جن کی خاطر تنگ دستی بھی ہے دولت کی طرح
سارے انسانوں پہ جو احسان ان کا عام ہے — [illegible] سبب سے ہر نظامِ ظلم یاں ناکام ہے
ہو نہیں سکتا سخاوت میں کوئی ان کا حریف — یا مقامِ آدمیت میں کوئی ان کا حریف
قحط سالی ہو تو ہیں بارانِ رحمت کی طرح — ابتلا اور جنگ میں شمعِ محبت کی طرح
دین ہے ان کی محبت ، بغض ان کا کفر ہے — قرب ہے ان کا نجات اور دور ہونا کفر ہے
اہلِ تقویٰ کا امام ان کے سوا کوئی نہیں — ان سے بہتر اس جہاں میں دوسرا کوئی نہیں
تنگ دستی کا غنی پاسنگ ہو سکتا نہیں — جو غنی ہے ہاتھ اس کا تنگ ہو سکتا نہیں
حق نے افضل ان کو خود اپنے کرم سے کر دیا — حکم جاری ان کا سب لوح و قلم سے کر دیا
ابتدا اور انتہا میں ہر عمل ہر کام کی — بعدِ ذکرِ حق ہے برکت بس انھی کے نام کی
جس نے پہچانا خدا کو ان کو بھی ہے جانتا — کیونکہ دینِ امت کو ہے ان کے گھرانے سے ملا
نعمتِ آبا سے ان کی سکھ میں جاں کس کی نہیں ؟ — زیرِ بار احسان سے گردن یہاں کس کی نہیں ؟